إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ

بس خدا نے ارادہ کرلیا ہے کہ آپ لوگوں کو ہر قسم کی نجاست سے دور رکھے

وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

اور پاک وطاہر رکھے جو حق ہے

فضیلت

محمدؐ وآل محمدؐ
قرآن حکیم کے آئینہ میں

ترتیب و تحقیق

محترمہ انور سیدہ

4/C اسٹیڈیم لائن نمبر 1، ایوان شمشیر، فیز V،

ڈیفنس، کراچی فون: 5855254

Due date

یہ کتاب آپ کے پاس امانت ہے۔ اسے پڑھیں، اس کی حفاظت کریں اور
بروقت (اوپر درج آخری تاریخ تک) واپس کریں۔ تاخیر کی صورت میں جرمانہ ادا
کرنا ہوگا۔ **نجفی بک لائبریری** سولجر بازار کراچی فون: 7211795

فضیلت

محمدؐ وآل محمدؑ

قرآن حکیم کے آئینہ میں

Acc No.
Section
D.D. Cl
LIBRARY

ترتیب و تحقیق

محترمہ انور سیدہ

مفت ملنے کا پتہ

4/C اسٹیڈیم لائن نمبر 1، ایوان شمشیر، فیز V

ڈیفنس، کراچی فون:5855254

دُعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ میری یہ کوشش قبول فرمالیں اور ہمارے محمدؐ اور آلِ محمدؑ اس کو پسند فرمالیں۔ میں بہت جاہل اور کمزور علم ہوں اس لئے ڈرتی ہوں لیکن مجھ جیسی کم علم کے بھی دماغ میں آیات پڑھ کر ان ہستیوں (محمدؐ و آلِ محمدؐ) کا خیال آ گیا۔ کاش جو علم دین رکھتے ہیں وہ بھی اس کو سمجھیں۔

انور سیدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ نمبر1۔ سورۃ فاتحہ۔ آیت نمبر 6-5 (ترجمہ و تحقیق)

تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ ان کی راہ میں جنہیں تو نے اپنی نعمتیں عطا کیں (سیدھی راہ اللہ کی طرف پہنچانے کے لیے ہی اللہ نے اپنے انبیاء اور رسول بھیجے اور پھر محمدؐ و آل محمدؐ کے آخری امام تک کے ہر عمل اور حکم سے صاف صاف بتا دیا کہ یہ میرے خاص بندے ہیں جن کے عمل اور حکم پر چل کر اور ان سے محبت رکھ کر تم میرے تک پہنچ سکتے ہو۔ کیونکہ انسانی فطرت ہے کہ جب تک کسی سے محبت نہیں کرتا اس کی پیروی کر ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو کسی نے دیکھا ہے نہ دیکھ سکتا ہے اس کی ذات کو بھی ان ہی ہستیوں نے پہچانوایا۔ سو ان ہستیوں کو ہر نعمت سے ایسا مالا مال کیا کہ دنیا میں فرق ظاہر کر دیا۔ بادشاہ یا خلیفہ ان ہستیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے)

پارہ نمبر1۔ سورۃ البقر۔ آیت نمبر 37۔ (ترجمہ و تحقیق)

پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (معذرت) چند الفاظ سیکھے۔ بس خدا تعالیٰ نے ان الفاظ کی برکت سے آدم کی توبہ قبول کی بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

(یہ چند الفاظ جو حضرت آدم نے پروردگار سے سیکھے تھے، وہ محمدؐ و آل محمدؐ کے اسماء مبارک تھے جن کی برکت سے حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی۔ بے شک وہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

پارہ نمبر1۔ سورۃ البقر۔ آیت نمبر 124۔ کی آخری سطر

(ترجمہ و تحقیق)

تو خدا نے فرمایا میں تم کو (لوگوں کا) پیشوا بنانے والا ہوں۔ (حضرت ابراہیم نے) عرض کیا اور میری اولاد میں سے فرمایا (ہاں مگر) میرے اس عہدہ پر ظالموں میں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا۔

(اس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ پیشوا یا امام سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں بنا سکتا۔ دوسری یہ کہ ظالموں میں سے کوئی شخص اس عہدہ پر فائز نہیں ہو سکتا۔ ظالم وہ ہے جس نے دنیا میں گناہ کیا ہو چاہے ایک بھی ہو اور دنیا کا کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے ساری زندگی کوئی گناہ نہیں کیا اسلیے امام یا پیشوا وہ ہو گا جس کو اول خدا خود منتخب کرے اور اس سے کبھی کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔

پارہ نمبر1۔ سورۃ البقر۔ آیت نمبر 128کی درمیانی آیت۔

(ترجمہ و تحقیق)

اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا فرمانبردار ہو۔ (یہ گروہ محمدؐ و آل محمدؐ ہیں جن کے لیے حضرت ابراہیم نے اور حضرت اسماعیل نے دعا کی تھی اور یہ تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ ہم اولاد ابراہیم میں سے ہیں مجھے تو کم از کم اور گروہ نظر نہیں آتا سوائے ان ہستیوں کے۔)

پارہ نمبر2۔ سورۃ البقر۔ آیت نمبر 143۔ (ترجمہ و تحقیق)

سب خدا ہی کا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جس طرح تمہارے قبلہ کے بارے میں ہدایت کی اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا تا کہ اور لوگوں کے مقابلے میں تم گواہ بنو۔ اور رسول محمدؐ تمہارے مقابلے میں گواہ بنیں جس قبلہ کی طرف تم پہلے (سجدہ کرتے) اسکو صرف اسی وجہ سے (قبلہ) قرار دیا کہ جب (قبلہ بدلا جائے) تو ہم ان لوگوں کو جو رسول کی پیروی کرتے تھے ان لوگوں سے الگ دیکھ لیں جو الٹے پاؤں پھرتے ہیں اگر یہ الٹ پھیر سوا ان لوگوں کے جن کی خدا نے ہدایت کی ہے سب پر شاق ضرور ہے۔

عادل امت آل محمدؐ ہیں کیونکہ ان عادل امت پر یہ فرض تھا کہ وہ لوگوں پر گواہ بنیں اور پھر رسول ان پر گواہ ہوں۔ اور اللہ یہ بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ صحیح دل سے رسول کی پیروی کس نے کی۔ اور وہی ہدایت یافتہ بھی تھے کیونکہ پھر اللہ نے ان باقیوں سے علیحدہ کر دکھایا اور باقیوں کو یہ شاق گذرا۔

پارہ نمبر2۔ سورۃ البقر۔ آیت نمبر155 ۔ 157 ترجمہ و تحقیق

اور ہم تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائینگے۔ لوللہ رسولؐ ایسے صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت آن پڑی تو وہ (بے ساختہ) بول پڑے کہ ہم تو خدا کے ہی ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ خوشخبری دے دو اور ان پر پروردگار کی طرف سے آیات ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

پہلی ایک آیت امام حسینؑ اور ان کی اولاد اور اصحاب کے لیے کیونکہ سوائے ان کے کوئی نظر نہیں آتا پھر ساری آیات علی اور اولاد علی کے لیے ہیں۔ کیونکہ اللہ کی عنایتیں اور رحمتیں ان ہستیوں پر ہوئیں اور آخر میں کہا کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ ہدایت صرف اور صرف اسی گھرانے میں جاری ہوئی کیونکہ باقی کی مخلوق ہدایت لینے والی تھی دینے والے کوئی نظر نہیں آتے۔

پارہ نمبر2۔ سورۃ البقر۔ آیت نمبر 189 کی درمیانی آیت ترجمہ و تحقیق

اور یہ کوئی بھلی بات نہیں ہے کہ گھروں کے پچھواڑے سے (پھاند کر) آؤ بلکہ نیکی اس میں ہے جو پرہیزگاری کرے اور گھروں میں (آنا ہو تو) ان کے دروازے کی طرف سے آؤ۔ (یہ بھی سمجھنے کی آیت ہے کیونکہ اس کے معنوں میں سے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ پچھواڑے سے کون انسان کبھی اپنے گھر میں آتا ہے۔ اس آیت سے آنحضرت کی وہ مشہور حدیث یاد آتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں علم اور حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ یعنی میرا دین میرا قرب اور میری محبت جس نے حاصل کرنی ہے وہ علی کے ذریعے سے آئے۔

پارہ نمبر2۔ سورۃ البقر۔ آیت نمبر207۔ ترجمہ و تحقیق

اور لوگوں میں سے (خدا کے بندے) کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور خدا ایسے بندوں پر بڑا ہی شفقت

والا ہے۔(یہ آیت میرے مشکل کشا کیلئے نازل ہوئی کیونکہ جب کفار مکہ نے رسول خدا کو قتل کرنے کا ارادہ پکا کر لیا تو آنحضرت کو اللہ کی طرف سے معلوم ہو گیا کہ اب بستر اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے کہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ آنحضرت غائب ہیں اس لئے آنحضرت نے مولا علی کو بلا کر کہا کہ یہ ارادہ کفار کا ہے۔ آج رات تم میرے بستر پر عبا لے کر سو جاؤ اور میں یہاں سے نکل جاؤں۔ مولا نے فرمایا کہ اگر آپ کی جان بچ جاتی ہے تو میری جان جائے یار ہے پرواہ نہیں آپ تشریف لے جائیں اور مولا بستر پر لیٹ گئے۔ اس بات سے کسی بھی مسلمان کو انکار نہیں کہ آنحضرت کے لیے یہ مشہور تھا کہ جب آپ سوتے تھے تو ایک نور آپ کو گھیرے رہتا تھا اور یہی آپکی موجودگی کی نشانی تھی۔ صدقے اور قربان اپنے مولا کے ویسا ہی نور حضرت علی کو گھیرے رہا اور کفار یہ ہی سمجھتے رہے کہ محمدؐ سو رہے ہیں اور بقول حضرت علی کے کہ میں ساری زندگی سے شب بیداری کا عادی تھا اس رات ایسی نیند آئی کہ میں تمام شب سوتا رہا۔ یہ ہے شان ایمان کی اور اللہ پر توکل کی)۔

پارہ نمبر3۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر7 کی آخری لائن ترجمہ و تحقیق۔

حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں بڑے پایہ پر فائز ہیں ان کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا (یہ سوائے محمدؐ و آل محمدؐ کے اور کوئی ہستیاں نہیں ہو سکتی۔ وہ ہی ایسی ہستیاں تھیں جن کو قرآن کی ایک ایک آیت کا علم تھا۔ اسی لیے تو حضرت علیؑ اپنا لکھا ہوا قرآن لائے تھے کہ خلیفوں نے لینے سے انکار کر دیا تھا کہ ہمارے لکھا ہوا قرآن

موجود ہے یہ ان لوگوں کی ایسی خطا تھی۔ جس نے کثیر گروہ مسلمانوں کا گمراہ کر دیا اور وہ محمدؐ و آل محمدؐ کی شان کو سمجھ ہی نہ سکے۔

پارہ نمبر 3۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر 33۔34 تک ۔ ترجمہ و تحقیق۔

بے شک خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو سارے جہاں سے برگزیدہ کیا ہے (بعض کی اولاد کو بعض سے) خدا سب کی نیت اور (سب کچھ) جانتا ہے۔ خاندان ابراہیم میں محمدؐ و آل محمدؐ شامل ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ بعض کی اولاد کو بعض سے صاف ظاہر ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کو فضیلت دی ہے اور (سارے جہاں سے افضل بنایا)۔

پارہ نمبر 3۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر 61 تک۔ ترجمہ و تحقیق۔

پھر جب تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا اس کے بعد بھی کوئی (نصرانی) عیسیٰ کے بارے میں حجت کرے تو کہو (اچھا میدان میں) آؤ۔ ہم اپنے بیٹوں کو بلوالیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو اسکے بعد ہم سب مل کر خدا کی بارگاہ میں گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ (آیت مباہلہ)

اب کون ایسا مسلمان ہے جو اس سے انکار کرے حضرت محمدؐ نے اپنے دونوں نواسوں حسنؑ اور حسینؑ کو بیٹوں کی جگہ لیا اور اپنی بیٹی فاطمہ کو عورتوں کی جگہ لیا اور جانوں کی جگہ صرف اور صرف مولا علیؑ کو لیا اور ہم میدان میں مباہلہ کے لیے پہنچے تو نصارا کے

بڑے بڑے عالموں نے جب ان ہستیوں کو دیکھا تو اپنے لوگوں کو منع کیا کہ ان ہستیوں سے مباہلہ نہ کرنا کیونکہ ان ہستیوں کے چہرے کے جلال کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہ پہاڑ کو بھی حکم دیں تو وہ اپنی جگہ سے چلنا شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ مباہلہ نہ ہوا اور نصارا نے جزیہ دے کر مباہلہ سے انکار کر دیا۔ ہائے مسلمانوں نصارا ان ہستیوں کی شان کو دیکھ کر ڈر گئے اور سمجھ گئے لیکن مسلمان آج تک ان ہستیوں کی شان کو نہ سمجھ سکے (اور دشمن ہی بنے رہے)

پارہ نمبر4۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر103کی پہلی لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور تم سب کے سب خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔۔۔ یہ خدا کی رسی محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔ جس نے اس رسی کو پکڑے رکھا اس کا بیڑہ پار ہے انشاء اللہ۔ اور پھر امام جعفر صادقؑ کا قول ہے کہ خدا کی رسی ہم اہلبیت ہیں جن کے لیے خدا نے حکم دیا ہے کہ مضبوطی سے تھامے رہو)۔

پارہ نمبر4۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر104۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائیں اور اچھے کام کا حکم دیں۔ اور برے کاموں سے روکیں۔ اور ایسے ہی لوگ (آخرت) میں اپنی دلی مرادیں پائے گا۔ (یہ گروہ بھی محمدؐ و آل محمدؐ ہی ہیں جنہوں نے ساری زندگی میں لوگوں کو اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور برائی سے روکنے کا۔ جس نے اس گروہ کی پیروی

کی وہ ہی حق پر ہے۔

پارہ نمبر4۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر110کی پہلی لائن۔
ترجمہ و تحقیق۔

تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کیے گئے ہو تم (لوگوں کو) اچھے کام کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو۔

(یہ پھر محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کیے گئے ہو ان ہستیوں نے بھی ساری زندگی ہر قسم کی تکلیف اور دکھ برداشت کیے لیکن لوگوں کی ہدایت کا سلسلہ بند نہ کیا ورنہ ان ہستیوں کو قید خانے نہ ملتے اور ان سے لوگوں کو ملنے کے لیے کیوں روکا گیا۔ ان کے پاس نہ تو دنیا کی فوج تھی نہ اسلحہ پھر حکومت ان سے ڈرتی کیوں رہی۔ کسی کو تلوار سے شہید کیا گیا اور کسی کو زہر سے۔ بھلا اس کی کیا ضرورت تھی۔ وجہ یہ تھی کہ ہر حکومت وقت اس گروہ کی ہدایت سے ڈرتی تھی کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پھر ہماری حکومت اور ہمارے عیش اور آرام ختم ہو جائینگے۔ اور ساری دنیا ان ہی کی ہو جائے گی۔

پارہ نمبر4۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر112کی پہلی لائن۔
ترجمہ و تحقیق۔

اور جہاں کہیں ہتھے چڑھے ان پر رسوائی کی مار پڑی۔ (اور تو کوئی واقعہ مجھ کم عقل کے دماغ میں اس وقت نہیں لیکن بالکل حالیہ واقعہ یاد ہے کہ جب امریکا نے ایران پر حملہ

کیا اور جہاز اور ہیلی کاپٹر آئے تو کسی ایرانی نے پتھر تک نہیں مارا۔ اللہ کی طرف سے ایسی مار پڑی کہ آپس میں ٹکرا ٹکرا کر گر گئے اور باقی واپس چلے گئے۔ جس پر امریکہ کے سب سے بڑے شیطان صدر امریکہ نے T.V پر خود مانا کہ خدا ان کے ساتھ تھا۔

پارہ نمبر4۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر140سے 142تک۔
ترجمہ و تحقیق۔

(یہ اتفاقی شکست اس لیے تھی) تا کہ خدا سچے ایمانداروں کو (ظاہری) مسلمانوں سے الگ دیکھ لے اور بعض کو درجہ شہادت پر فائز کرے اور خدا (حکم رسول سے) سرتابی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور یہ (ہی منظور تھا کہ سچے ایمانداروں کو ثابت قدمی کیوجہ سے) نرا کھرا الگ کرے اور نافرمانوں (بھاگنے والوں) کو ملیا میٹ کر دے (مسلمانوں) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ سب کے سب بہشت میں چلے جاؤ گے کیا خدا نے ابھی تک تم میں سے ان لوگوں کو بھی نہیں پہچانا جنہوں نے جہاد کیا اور نہ ثابت قدم رہنے والوں کو پہچانا؟

(یہ جنگ احد کا ماجرہ ہے کہ کونسے سچے اور ایماندار تھے اور ظاہری مسلمان کون تھے کون پہاڑ پر بھاگے تھے؟ اگر رسول کے فرمان پر پورا بھروسہ ہوتا تو علیؑ کی طرح میدان میں ہی رہتے اور حضرت حمزہ کی طرح شہادت پر فائز ہوتے۔ ثابت قدم رہنے والے صرف اور صرف حضرت علیؑ تھے جو آخری دم تک رسول کے ساتھ بھی رہے اور جنگ بھی کی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے خود فرما دیا کہ اللہ نے ثابت قدم رہنے والوں کو اور جہاد کرنے والوں کو پہچان لیا۔

پارہ نمبر4۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر153۔ ترجمہ و تحقیق۔

(مسلمانوں تم اس وقت کو یاد کر کے شرماؤ) جب تم (بدحواس) بھاگے پہاڑ پر چڑھے جاتے تھے اور باوجود کہ رسول تمہارے پیچھے (کھڑے) تم کو بلا رہے تھے مگر تم (جان کے خوف سے) کسی کو مڑ کے بھی نہ دیکھتے تھے۔ بس (چونکہ تم نے رسول کو غم زدہ کیا) خدا نے تم کو بھی رنج کی سزا میں شکست کا رنج دیا۔

(یہ پہاڑ پر چڑھ کر بھاگنے والے کون تھے؟ یہ تو سب مسلمان جانتے ہیں اور رسول کو آرزدہ کرنا کس قدر گناہ ہے کہ اللہ تعالی نے صرف اس بات پر شکست دی۔ ہائے جب جناب سیدہ پر دروازہ گرایا گیا تو کیا رسول آرزدہ نہ ہوئے ہونگے؟ جبھی تو اب تک مسلمانوں پر قہر خدا ہے جب یہ رسول اور اس کی اولاد کے نہ بنے تو اللہ سے کیا امید رکھتے ہیں۔)

پارہ نمبر4۔ سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر169۔ ترجمہ و تحقیق۔

جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھنا۔ بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے ہاں سے رزق پاتے ہیں۔ (محمدؐ و آل محمدؑ کا ہر فرد جو شہید ہوا وہ سب زندہ و سلامت ہیں اس لیے ان کے وسیلے سے دعا مانگنا کیسے غلط ہوا (جبکہ یہ عام خیال کیا جاتا ہے کہ مردوں سے وسیلہ کیا بنانا)۔

پارہ نمبر5۔ سورۃ نساء۔ آیت نمبر59 کی پہلی لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

ایمان والوں خدا کی اطاعت کرواور رسول کی اور جو تم میں سے صاحبان حکومت ہوں ان کی اطاعت کرو۔

(اب یہ ہر مسلمان اپنے ایمان کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرے کہ اس کا ترجمہ (جو صاحبان حکومت) کیا ہے اور کون صاحبان حکومت ہیں۔کیا دنیا کے خلیفہ جو ان لوگوں نے خود بنائے ؟یا یزید؟یا معاویہ؟یا بنی عباس؟ اور اس طرح ہر ملک کا حکمران؟ کیا کوئی مسلمان یہ گوارہ کریگا کہ وہ امریکہ میں رہ رہے ہیں تو وہ کلنٹن کی اطاعت کریں۔چین یا روس یا ہندوستان میں ہیں وہاں کے حکمرانوں کی اطاعت کریں؟اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ اپنی اطاعت،رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم دے رہا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی ذات بے عیب ،رسول کی ذات بے عیب اور آگے اللہ تعالی ایسے لوگوں کی اطاعت کا حکم دے جن سے دنیا کے عیب دار بندے ہوں۔کیونکہ سوائے آئمہ معصومینؑ کے کوئی دنیا کا بندہ گناہ اور عیب سے خالی نہیں۔اس لیے مسلمانوں کچھ خدا کا خوف کرو اپنے آپ کو پہنچا تو صرف ان ہستیوں کی عداوت کی وجہ سے اپنے آپ کو اتنا کمزور اور ذلیل مت کرو۔سو خدا کے واسطے اسلام کو سمجھو کہ سوائے آئمہ معصومینؑ کے کوئی اور نہیں جو صاحبان حکومت ہو سکتا ہے۔ان ہستیوں سے رسول کے بعد کوئی ایسا زمانہ گذرا کہ جو امام سے خالی ہو۔سو یہی صاحبان حکومت ہیں۔اسی طرح اللہ تعالی نے امام مہدیؑ کو تا قیامت زندہ وسلامت رکھا

ہے اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کب حکم فرماتا ہے اور کب وہ ظہور فرماتے ہیں۔ آنحضرت کا ہی کہا ہوا مان لو کہ جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کیے بغیر مر گیا وہ کافر کی موت مرا۔

پارہ نمبر5۔ سورۃ نساء۔ آیت نمبر69۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور جس شخص نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی تو ایسے لوگ ان مقبول بندوں کے ساتھ ہونگے جنہیں خدا نے اپنی نعمتیں دی ہیں یعنی انبیاء۔ اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔

(آنحضرت سے حدیث ہے کہ انبیاء سے آنحضرت ہیں۔ صدیقین سے حضرت علیؑ مراد ہیں۔ شہداء سے حسنؑ اور حسینؑ اور صالحین سے باقی آئمہؑ ہیں اور اس میں کوئی شک بھی نہیں ہونا چاہیے۔ انبیاء سے آنحضرت کے سوا اور کون ہوسکتا ہے۔ صدیقین حضرت علیؑ ہیں کیونکہ ان سے سچا اور کون ہوسکتا ہے۔ شہداء میں حسنؑ اور حسینؑ کے سوا اور کون ہوسکتا ہے۔ صالحین سے باقی آئمہ اطہارؑ مراد ہیں کیونکہ ہر دور میں امام رہے اور ہیں اور ان ہستیوں سے بہتر اور کون ہے جن کے علم کی یہ انتہا ہو کہ دنیا میں جب تک رہے ہر علم سے مالا مال رہے۔ شجاعت میں علم اور اخلاق میں کون ان کی برابری کرسکتا ہے۔)

پارہ نمبر5۔ سورۃ نساء۔ آیت نمبر115۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور جو شخص راہ راست کے ظاہر ہونے کے بعد رسول سے سرکشی اور مومنین کے طریقہ کے سوا کسی اور راہ پر چلے تو جدھر وہ پھر گیا ادھر ہی پھیر دینگے اور آخر اسے جہنم میں

کے سوا کسی اور راہ پر چلے تو جدھر وہ پھر گیا ادھر ہی پھیر دینگے اور آخر اسے جہنم میں جھونک دینگے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

(اس امر کے بارے میں مسلمان کیا کہتے ہیں راہ راست کونسی راہ ہے؟ اور یہ کب ظاہر ہوگی۔ یہ راہ محمدؐ اور آل محمدؐ کی راہ ہے اور یہ ظاہر ہوئی غدیر خم کے موقع پر جب رسول نے بحکم خدا علیؑ کو اپنا جانشین بنایا اور فرمادیا کہ جس کا میں مولا اس کا علی مولا۔ پھر رسول کے حکم سے سرکشی کس نے کی؟ کس نے علیؑ کو بھلا کر رسول کا جنازہ چھوڑ کر خلافت بنالی۔ رسول سے سرکشی کا مطلب یہی ہے نا کہ رسول کا کہا نہ ماننا۔ تو پھر مومنین کی راہ چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلے تو پھر ان کا انجام کیا ہے؟

پارہ نمبر 6۔سورۃ نساء۔آیت نمبر 158-159۔ترجمہ و تحقیق۔

اور جب عیسیٰ مہدیؑ موعود کے ظہور کے وقت آسمان سے اترے گا تو اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو ان پر ایمان نہ لائے۔

(یہ آنحضرت اور ہر امام کی حدیث میں ہے کہ امام کے ظہور کے ساتھ حضرت عیسیٰ کا بھی ظہور ہوگا اور پھر ہر انسان جو اس وقت ہوگا تو دین حق قبول کرے گا۔ دجال قتل ہوگا اور اس کے ساتھ وہ لوگ بھی جو کافر ہوں یا مسلمان جو امام پر ایمان نہ لائے ہونگے۔ حضرت عیسیٰ بھی امامؑ کی تائید کریں گے اور ان کے پیچھے نماز ادا کرینگے کیونکہ آخری پیغمبر حضرت محمدؐ ہیں آخری امام زندہ ہیں اور پھر امامت ہی چلے گی۔)

پارہ نمبر 6۔سورۃ نساء ۔آیت نمبر174-175۔

ترجمہ و تحقیق۔

اے لوگوں اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (دین حق کی) دلیل آ چکی ہے اور ہم تمہارے پاس ایک چمکتا ہوا نور نازل کر چکے پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اسی سے لگے لپٹے رہے تو خدا بھی انہیں عنقریب ہی اپنی رحمت اور فضل (کے بے خزاں باغ) میں پہنچا دے گا۔ اور اپنی حضوری کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔

خاص حدیث تو آنحضرت سے ہے اس میں بیان ہے کہ دلیل سے مراد آنحضرت ہیں اور نور مبین (چمکتا ہوا نور) سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ اسی لیے اللہ نے کہا کہ لوگ خدا پر ایمان لائے اور اسی سے لگے لپٹے رہتے۔ (یعنی ان دونوں ہستیوں) سے تو پھر کیا کیا انعام و کرام اللہ نے ان کو دیے اور دیتے ہیں)۔

پارہ نمبر 6۔سورۃ المائدہ ۔آیت نمبر 3 کا درمیانی حصہ۔

ترجمہ و تحقیق۔

تو تم ان سے ڈرو ہی نہیں بلکہ صرف مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دیں تو تمہارے (اس) دین کو پسند کیا۔

(اب اس آیت ہی کو دیکھ لیں کہ کہاں آئی تھی اور کہاں ڈال دی۔ یہ آیت اسوقت اتری جب آنحضرت آخری حج کر کے مدینہ کی طرف واپس ہو رہے تھے تو غدیر کے موقع پر جب آنحضرت نے حضرت علیؑ کو اپنا جانشین بنا کر سب حاجیوں کے سامنے

کیا اور کہا کہ جس کا میں حاکم اس کا علی حاکم، جس کا میں مولا اس کا علیؑ مولا۔ اللہ جو علی کی مدد کرے اس کی تو مدد کر۔ جو علیؑ سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ۔ جو علیؑ کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ۔ جو علیؑ سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن رکھ کیونکہ یہ بات عقل میں نہیں آتی کہ نماز، روزہ اور باقی احکام تو سب آنحضرت نے بتا ہی دیے تھے۔ حلال اور حرام تک بتا دیا تھا پھر اچانک یہ کیا خاص بات ہوگئی جو اللہ تعالیٰ کو کہنا پڑا کہ آج تمہارے دین کو کامل کر دیا اور وہ کونسی نعمت تھی؟ کیونکہ احکام تو نعمت نہیں ہو سکتے جس پر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور پھر آج کیا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے خاص فرمایا کہ تمہارے دین کو پسند کیا۔ سارے احکام ساری ہدایت اور سارے انبیا کے قصے تو بتا دیے کہ آج دین کو کیوں پسند کیا جا رہا ہے۔

پارہ نمبر 6۔سورۃ المائدہ ۔آیت نمبر35کی درمیانی آیت۔ ترجمہ و تحقیق۔

اے ایماندارو خدا سے ڈرتے رہو اس کے (تقرب کے) ذریعہ کی جستجو میں رہو۔ (یہ کون ہستیاں ہیں جن کے ذریعے کی جستجو کا حکم ہوتا ہے۔ یہ سب محمدؐ و آل محمدؐ کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں۔ ان کا ذریعہ ہی نجات کا ذریعہ ہے۔

پارہ نمبر 6۔سورۃ المائدہ ۔آیت نمبر 55تا 56 ۔ ترجمہ و تحقیق۔

اے ایمان والوں تمہارے مالک سرپرست تو بس یہی ہیں۔ خدا اور اس کا رسول اور وہ مومنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں اور جس

شخص نے خدا اور رسول اور (انہیں) ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا تو خدا کے لشکر میں آ گیا۔

(سبحان اللہ کیا شان بتائی ہے مولا علیؑ کی۔ کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ حالت رکوع میں زکوۃ کس نے دی۔ جن پر لوگوں نے یہ اعتراض بھی کیا تھا کہ علیؑ کی نماز باطل ہوگئی ہے۔ جس کے جواب میں مولا علیؑ نے کہا کہ جب علیؑ نماز پڑھتا ہے تو وہ اللہ کے حضور میں ہوتا ہے اور اس کا دھیان دنیا کی کسی بات پر نہیں ہوتا اور یہ کیونکہ اللہ کا واسطہ دے کر صدا دینے والے نے مانگا تھا تو یہ آواز اللہ نے خود مجھے سنائی تھی پھر میں کس طرح نہ سنتا اور کس طرح انگوٹھی نہ پیش کرتا۔)

پارہ نمبر 6۔سورۃ المائدہ ۔ آیت نمبر 67۔ ترجمہ و تحقیق۔

اے رسولؐ جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سمجھ لو کہ تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا۔ خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

(یہ کونسا حکم تھا جس کے بارے میں اللہ تعالی اتنی سختی سے حکم دے رہا ہے۔ نماز، روزہ، حج، جہاد، زکواۃ، خمس کا حکم تو رسول نے دے دیا کوئی حکم خدا نہیں چھوڑا پھر خاص تاکیدی طریقہ سے اللہ تعالی حکم کو پہنچانے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ سو اپنی عقل ناقص میں تو صرف اور صرف یہی آتا ہے کہ سوائے حضرت علیؑ کے خم غدیر کے واقعے

کے علاوہ اور کوئی حکم نہیں اور پھر آنحضرت کو یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اللہ تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا تم ڈرو نہیں۔ سب سے بڑی بدقسمتی ہم مسلمانوں کی یہ ہے کہ ہمارے پاس حضرت علیؑ کا لکھا ہوا قرآن نہ آیا۔ لوگوں نے لینے سے ہی انکار کر دیا اور کیوں نہ کرتے گو اس قرآن اور اس قرآن میں کوئی فرق نہیں تھا۔ صرف اور صرف آیتیں اپنی مناسب جگہ اور ترتیب وار ملتیں اور علیؑ اور اولادِ علیؑ کی شان کھلم کھلا ظاہر ہوتی۔ کئی آیات اس میں بے موقع رکھ دی گئی ہیں کہ شائد لوگوں کی سمجھ میں نہ آسکیں لیکن یہ وعدہ بھی اسی خدا کا ہے کہ ان ہستیوں کو ہر زمانے میں پہچنوا دوں گا چاہے لوگ مانے یا نہ مانیں۔ اور ظاہر ہے کہ پھر زمانہ کے امام پر اتنا ظلم وستم کا کیا جواز ہے اس کو یہی جواب ہے کہ ان کی قدر و منزلت کو سمجھتے تھے اس لیے ان پر ظلم کیے۔ قید خانوں میں رکھا اور زہر سے شہید کیے گئے ورنہ ایک اکیلا آدمی پوری حکومت کا کیا بگاڑ سکتا ہے جب تک حکومت کو ان کی شان اور منزلت کا علم نہ تھا لیکن ہر حکومت یہ جانتی تھی کہ اگر ان کو آزاد چھوڑ دیا گیا تو کس کی حکومت اور کونسی حکومت رہ سکتی تھی۔)

پارہ نمبر 9۔ سورۃ اعراف۔ آیت نمبر 181

ترجمہ و تحقیق۔

اور ہماری مخلوقات سے کچھ ایسے بھی ہیں جو دینِ حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق) انصاف کرتے ہیں۔

(یہ کونسی مخلوق ہے اور کیا ان کا پتہ نہیں کرنا چاہیے؟ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کے علاوہ تو اور کوئی ایسے نظر نہیں آتے جنہوں نے دینِ حق کی ہمیشہ ہمیشہ ہدایت کی۔ اور صرف حق ہی حق

کے ساتھ انصاف کیا۔

پارہ نمبر 10۔سورۃ توبہ ۔ آیت نمبر32۔33۔ ترجمہ و تحقیق۔

یہ تو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے (پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھا دیں اور خدا اس کے سوا کچھ ماننا ہی نہیں کہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اگر چہ کفار برا مانا کریں اور وہ ہی تو (وہ خدا) ہے جسے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ (معبوث کر کے) بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اگر چہ مشرکین برا مانیں۔

(تمام دینوں پر اسلام تبھی غالب آئے گا جب امام زمانہ ظہور فرمائیں گے ورنہ اس سے پہلے تو سب اپنے اپنے دینوں پر ہیں اور یہ نور بھی آخری امام ہی ہیں کہ ساری حکومتوں نے ہر امام کو قید رکھا اور پھر زہر سے شہید کیا۔لیکن کمال قدرت ہے کہ بہت کوششوں کے باوجود امام زمانہ کو نہ ڈھونڈ سکے اور وہ اللہ کی رحمت سے زندہ وسلامت ہیں اور اسی کے حکم سے ظہور فرمائیں گے۔

پارہ نمبر 10۔سورۃ توبہ ۔آیت نمبر61کی پہلی لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور جو لوگ رسول خدا کو ستاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے(رسول خدا کی بیٹی کو ستانے والے کیا رسول خدا کی خوشنودی پائیں گے۔کیا رسول اللہ اس امر سے خوش ہونگے یا پھر یہ کہوں کہ ان کی بیٹی کو ستانے والوں نے رسول کو ستایا پھر وہ دردناک عذاب سے کیسے بچ سکتے ہیں)

پارہ نمبر 10۔سورۃ توبہ ۔آیت نمبر62۔ ترجمہ و تحقیق۔

(اے رسول) وہ ہی تو وہ (خدا) ہے جس نے اپنی خاص مدد اور مومنین سے تمہاری تائید کی۔(خدا کی خاص مدد کون تھا سوائے علیؑ مولا کے۔

پارہ نمبر11۔سورۃ توبہ ۔آیت نمبر122۔ (ساری آیت کے ترجمہ و تحقیق کی بجائے صرف یہ لکھنا چاہتی ہوں)

ترجمہ و تحقیق۔

تا کہ علم دین حاصل کر سکے۔

(یہ علم دین سکھانے والا کون تھا۔محمدؐ و آل محمدؐ کے سوا تو اور کوئی نظر نہیں آتا۔اس لیے ان ہستیوں کے حکم اور شریعت پر چلنے سے انسان خود بخود ہر گناہ اور غلط کام سے دور ہو جاتا ہے۔)

پارہ نمبر 11۔سورۃ یونس ۔آیت نمبر35کی آخری دو لائن۔

ترجمہ و تحقیق۔

تو جو شخص دین کی راہ دکھاتا ہے کہ وہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو (دوسروں کی ہدایت تو درکنار) خود ہی جب تک دوسرا اسکو راہ نہ دکھائے دیکھ نہیں پاتا۔

(محمدؐ اور آل محمدؐ ہی وہ ہستیاں ہیں کہ ہر دور میں شخص بنکر دین کی راہ دکھاتے رہے ورنہ تو لوگوں نے یہاں تک کہا کہ آپ نہ ہوتے تو۔۔۔۔۔۔ہلاک ہو جاتا۔)

پارہ نمبر 12۔سورۃھود۔آیت نمبر12۔ ترجمہ و تحقیق۔

تو جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی جاتی ہے ان میں سے بعض کو (سناتے وقت) شائد تم اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور اگر تم تنگدل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ بیٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل کیا گیا (ان کی تصدیق کے لیے) ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا۔تو تم صرف (عذاب سے) ڈرانے والے ہو (تمہیں ان کا خیال کیوں نہ کرنا چاہیے اور خدا ہر چیز کا ذمے دار ہے۔(یہ تو پھر حضرت علی کی ولایت کا حکم ہے۔حضرت علی کی عداوت اس وقت اتنی تھی کہ کچھ ہی سچے مومن ان کو چاہتے تھے۔

پارہ نمبر 12۔سورۃھود۔آیت نمبر86۔ ترجمہ و تحقیق۔

اگر تم سچے مومن ہو تو خدا کا بقیہ تمہارے واسطے کہیں اچھا ہے۔

(خدا کا بقیہ میرے امام زمانہ ہیں)۔

پارہ نمبر 13۔سورۃالرعد۔آیت نمبر19۔ ترجمہ و تحقیق۔

(اے رسول) بھلا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے۔کبھی اس کے برابر ہو سکتا ہے جو بالکل اندھا ہو (یہ شخص سوائے حضرت علی کے اور کون ہو سکتا ہے۔

پارہ نمبر 13۔سورۃ الرعد۔آیت نمبر43۔ ترجمہ و تحقیق۔

اے رسول کافر لوگ کہتے کہ تم پیغمبر نہیں ہو تو تم (ان سے) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت کی) کی گواہی کے واسطے خدا اور وہ شخص جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے۔کافی ہے۔

(یہاں اس آیت میں بھی پھر وہ شخص آیا ہے اور یہ میرے مولا علیؑ ہی ہیں۔یہ آیت مجھ جیسی کم علم کے بھی پلے پڑ رہی ہیں اتنے عالم فاضل مسلمان کیوں نہیں سمجھتے ہیں۔)

پارہ نمبر 13۔سورۃ یوسف۔آیت نمبر108۔ ترجمہ و تحقیق۔

(اے رسول) ان سے کہہ دو کہ میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں (لوگوں کو) خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیروں (دونوں) مضبوط دلیل ہیں۔)

(رسولؐ کے ساتھ پیرو کون ہے کسی نے بھی غور نہیں کیا۔)

پارہ نمبر 14۔سورۃ الحجر۔آیت نمبر39۔ ترجمہ و تحقیق۔

شیطان نے کہا کہ اے میرے پروردگار کیونکہ تو نے مجھے رستہ سے الگ کر دیا میں بھی ان کے لیے دنیا میں ساز و سامان کو عمدہ کر دکھاؤ نگا اور ان سب کو ضرور بہکاؤں گا مگر ان میں سے تیرے نرے کھرے خاص بندے (کہ وہ میرے بہکانے میں نہ آئینگے۔خدا نے فرمایا کہ یہی سیدھی راہ ہے کہ مجھ تک (پہنچتی) ہے جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر تجھے کسی طرح کی حکومت نہ ہوگی۔

(شیطان نے روز اول ہی پہچان لیا تھا کہ کوئی نرے کھرے خاص بندے ہیں جن کو وہ

بہکا نہیں سکتا۔افسوس شیطان سمجھ رکھتا تھا۔مسلمان نہ سمجھ سکے اور اللہ نے بھی کہہ دیا کہ یہی سیدھی راہ ہے جو مجھ تک پہنچاتی ہے۔مگر افسوس کہ مسلمانوں کو وہ سیدھی راہ نہ سمجھ آئی۔حافظ قرآن جتنے رہے قرآن کو نہ سمجھ سکے۔اور نہ ہی وہ نرے کھرے بندوں کو سمجھ سکے کہ وہ کون ہیں؟؟

پارہ نمبر 14۔سورۃ النحل۔آیت نمبر 89 کا درمیانی حصہ ترجمہ و تحقیق۔

اور وہ دن یاد کرو جس دن ہم ہر ایک گروہ میں سے ان ہی میں سے ایک گواہ ان کے مقابل لا کھڑا کرینگے اور (اے رسول) تم کو ان لوگوں پر (انکے) مقابل گواہ بنا کر لا کھڑا کرینگے۔

(یہ گواہ سوائے علیؑ کے اور اولاد علیؑ کے اور کون ہو سکتے ہیں۔رسول خدا تو پھر ان سب پر گواہ ہونگے۔بے شک جو پیغمبران آنحضرت سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اور ان کے خاص بندے بھی گواہ کے طور پر اپنے اپنے وقت کے بندوں کے مقابل ہونگے۔

پارہ نمبر 14۔سورۃ النحل۔آیت نمبر 94 کا آخری حصہ۔ترجمہ و تحقیق۔

اور پھر آخرکار (قیامت میں) تمہیں لوگوں کو خدا کی راہ سے روکنے کی پاداش میں عذاب کا مزا چکھنا ہوگا۔اور تمہارے واسطے (سخت) عذاب ہے۔

یہ خدا کی راہ پارہ نمبر 14 میں سورۃ حجر میں واضح طور پر آ چکی ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ اور شیطان کی گفتگو ہے کہ یہی سیدھی راہ ہے جو مجھ تک پہنچتی ہے اور یہی خدا کی راہ جو اس

کے زرے کھرے بندے ہیں وہ سوائے محمدؐ اور آل محمدؑ کے کون ہو سکتے ہیں۔ سو وہ کثیر مسلمان بھی ہوشیار ہو جائیں جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں کہ نماز، روزہ اور سب احکام کرنے کے باوجود خدا کی راہ سے روکنے والوں کو سخت عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا۔

پارہ نمبر 14۔سورۃ النحل۔ آیت نمبر 121 ۔ ترجمہ و تحقیق۔

یہ آیت حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں ہے۔

(انکو خدا نے منتخب کرلیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ کی انہیں ہدایت کی تھی)

یہاں پر پھر سیدھی راہ کا ذکر ہے اسکا مطلب ہے کہ یہ سیدھی راہ جب حضرت آدم مٹی سے بنے تھے اور شیطان نے سجدہ سے انکار کیا تھا یہ سیدھی ان سے پہلے بن چکی تھی۔ یہ سیدھی راہ محمدؐ اور آل محمدؑ کے اور کون ہو سکتے تھے کیونکہ آنحضرت کا فرمان ہے کہ جب جب آدم مٹی سے بن رہے تھے اور سوائے خدا اور ملائکہ کے اور کچھ نہ تھا تو میں علیؑ ،فاطمہ، حسنؑ و حسینؑ اور اولاد حسینؑ نور کی صورت میں موجود تھے اس لیے اللہ نے آدم کو بھی کچھ کلمات سکھائے تھے اور کلمات سوائے محمدؐ اور آل محمدؑ کے نام تھے اور کچھ نہ تھا۔

پارہ نمبر 15۔سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت نمبر 62۔ (وهی شیطان کی اللہ تعالی سے گفتگو یعنی آدم کو سجدہ نہیں کرونگا۔) ترجمہ و تحقیق۔

اگر تو مجھے قیامت تک مہلت دے تو میں (دعوے سے کہتا ہوں) قدرے قلیل کے سوا اس کی نسل کی جڑ کاٹتا رہوں گا۔

(یہ قدرے قلیل زرے کھرے بندے، اگر شیطان کو حضرت ~~اصل~~ آدم کے سجدہ کرنے سے

پہلے ہی معلوم تھے تو کوئی تو ایسی ہستیاں ہونگی جو نورمین تھیں اور شیطان بھی ان کو جانتا تھا۔ مسلمانوں سے تو شیطان ہی اچھا ہے کہ کم از کم ان کا اعتراف تو کرتا ہے اور یہ بھی مانتا ہے کہ میں ان قدرے قلیل کے آگے بے بس ہوں وہاں میرا زور نہیں چل سکتا۔

اسی پارے اور اسی سورۃ کی 64 آیت (بے شک جو میرے خاص بندے ہیں ان پر تیرا زور نہیں چل سکتا (یہ خاص بندے کسی نے جاننے کی کوشش کیوں نہیں کی۔ عالم قرآن بھی ہیں اور حافظ قرآن بھی۔

پارہ نمبر 15۔سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت نمبر 71۔ ترجمہ و تحقیق۔

(اس دن کو یاد کرو) جب تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔(یہ پیشوا یعنی امام کون ہوں گے کیونکہ عربی میں پیشوا کے لیے بارہا مبہم لکھا ہے۔ اس کے معنے امام ہی ہیں۔ پھر لوگ (مسلمان) اس سے انکار کیوں کرتے ہیں کہ امام مہدی نہیں ہیں اگر وہ نہیں ہیں تو اتنے سالوں کی دنیا بغیر امام کے کیسے بلائی جائے گی۔

پارہ نمبر 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 72۔

ترجمہ و تحقیق

اور جو اس (دنیا) میں (جان بوجھ کر) اندھا بنا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور (نجات کے) راستے سے دور بھٹکا ہوا۔

(یہ ان مسلمان بدقسمتوں کو ذکر ہے کہ علم، و عقل سمجھ رکھ کر بھی اس سے کام نہ لیں۔ اور حق کو جو علیؑ اور اولادِ علیؑ ہیں اس سے چشم پوشی کریں۔ تو آخرت میں وہ کس امید اور کس سہارے کی متلاشی ہیں؟ کیا محمدؐ ان کو بخشوا دیں گے جنہوں نے حضرت محمدؐ کی

آل سے دشمنی کی یا اس کی آل سے محبت نہ کی؟)

پارہ نمبر 16۔سورۃ مریم۔آیت نمبر43۔ ترجمہ و تحقیق۔

اے میرے چچا یقیناً میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔تو آپ میری پیروی کیجیے میں آپ کو (دین کی) سیدھی راہ دکھا دونگا۔۔۔۔۔اب یہاں حضرت ابراہیم بھی سیدھی راہ کا ذکر کر رہے ہیں۔شیطان بھی سیدھی راہ کا ذکر کر چکا ہے۔اللہ ارشاد فرما چکا ہے اللہ ہی سیدھی راہ ہے پھر مسلمان اس سیدھی راہ کو کیوں نہیں ڈھونتے۔

پارہ نمبر 16۔سورۃ مریم۔آیت نمبر87کی آخری لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

مگر (ہاں) جس شخص نے خدا سے (سفارش کا) اقرار لے لیا ہو۔(یہ لفظ شخص بھی بار بار آچکا ہے۔شخص سوائے حضرت علیؑ اور اولاد علیؑ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔کیونکہ ہر امام اپنے وقت میں شخص ہی تھا اور ہے۔

پارہ نمبر 16۔سورۃ طٰہٰ ۔ آیت نمبر109۔ ترجمہ و تحقیق ۔

اس دن کسی کی سفارش کام نہ آئیں گی مگر خدا نے جس کو اجازت دی ہو اور اس کا بولنا پسند کرے۔

(اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ ہستیاں وہاں ایسی ہوں گی جو سفارش کر سکیں گی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی اجازت بھی ہو گی اور ان کا بولنا بھی خدا پسند کریگا۔اب یہ ہستیاں سوائے

محمدؐ کے اور آل محمدؐ کے اور کون ہو سکتے ہیں؟

پارہ نمبر 16۔سورۃ طٰہٰ۔آیت نمبر 135 کی آخری لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

پھر تو تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ سیدھی راہ والے کون ہیں (اور گمراہ کون ہیں)

(یہاں پر پھر سیدھی راہ کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ شیطان سے فرما چکا تھا کہ یہی میری سیدھی راہ ہے اور ہدایت یافتہ ہستیاں سوائے محمدؐ اور آل محمدؐ کے اور کوئی نہیں ہیں۔

پارہ نمبر 17۔سورۃ الانبیا۔آیت نمبر 7 کا آخری حصہ۔ ترجمہ و تحقیق۔

اگر تم لوگ نہیں جانتے تو عالموں سے پوچھ دیکھو۔

(یہ عالم نہ تو کوئی مولوی ہے نہ ملاّ۔کیونکہ مولوی اور ملاّ کی ہمیشہ الگ رائے ہوگی۔یہ صرف اور صرف محمدؐ اور آل محمدؐ ہیں اور اس آیت کے لیے میرے مولا علیؑ کا قول بھی ہے "کہ ہم اہل ذکر ہیں" کیونکہ یہی وہ ہستیاں ہیں جن سے ہر سوال کا صحیح اور مناسب جواب مل سکتا ہے۔مولا علیؑ کا قول ہے مجھے زمین سے زیادہ آسمانی راستوں کا علم ہے۔اور پھر ان کا یہ فرمانا کہ پوچھ لو۔مجھ سے جو کچھ بھی تم پوچھنا چاہو۔میں زمین ،زمین کے اندر آسمان اور زمین آسمان کے درمیان جو کچھ بھی ہے سب جانتا ہوں ۔واہ واہ کیا شان ہے اور کیا علم کی انتہا ہے۔

پارہ نمبر 17۔سورۃ الحج۔آیت نمبر 24 کی آخری لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور انہیں سزاوار حمد (خدا) کا راستہ دکھایا گیا ہے۔

پارہ نمبر 17۔سورۃ الحج۔آیت نمبر 54کی آخری لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

اس پر وہ ایمان لائیں ان کے دل خدا کے سامنے عاجزی کریں اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ان کو خدا سیدھی راہ تک پہنچا دیتا ہے۔(یہ بھی انہیں مومنین کے لیے ہے۔جن کو خدا سیدھی راہ یعنی محمدؐ اور آل محمدؐ کی محبت عطا کر دیتا ہے۔)

پارہ نمبر 18۔سورۃ المومنون۔آیت نمبر 53۔ ترجمہ و تحقیق۔

پھر لوگوں نے اپنے کام (میں اختلاف کر کے اس) کو ٹکرے ٹکرے کر ڈالا ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اسی میں نہال نہال ہے۔تو (اے رسولؐ) تم ان لوگوں کو ان کی غفلت میں ایک خاص وقت تک چھوڑ دو۔

آیت نمبر 52 کا ترجمہ خود پڑھ لو کہ دین اسلام تم سب کا مذہب ہے اور آیت نمبر 53 میں یہ کہا گیا ہے کہ اس دین کو ٹکرے ٹکرے کر ڈالا یعنی دین اسلام صرف اسلام تھا اور ہے اور رہے گا۔اور یہ دین اسلام محمدؐ اور آل محمدؐ کا سچا مذہب ہے اور پھر ایک خاص وقت تک کا مطلب ہے کہ جب امام مہدیؑ کا ظہور ہو گا تو صرف اور صرف دین اسلام ہی ہو گا اور کوئی مذہب نہیں ہو گا۔

پارہ نمبر 18۔سورۃ المومنون۔آیت نمبر 73۔74۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور تم کو یقیناً ان کو سیدھی راہ کی طرف بلاتے رہو اور اس مین کوئی شک نہیں کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔

پارہ نمبر 19۔سورۃ الشعرا۔ آیت نمبر100-101۔ ترجمہ و تحقیق۔

اب تو نہ کوئی میری سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دل پسند دوست ہے۔

(سفارش صرف محمدؐ اور آل محمدؐ کی مانی جائے گی اور اسی طرح دل پسند دوست بھی محمدؐ اور آل محمدؐ ہیں۔

پارہ نمبر 19۔سورۃ الشعرا۔ آیت نمبر169-171۔ ترجمہ و تحقیق۔

پروردگار جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اس سے مجھ کو اور میرے لڑکے بالوں کو نجات دے تو یہ ہم نے ان کو اور ان کے لڑکے بالوں کو نجات دی (لوط کی) بوڑھی عورت پیچھے رہ گئی۔(اس سے کتنا صاف ظاہر ہے کہ لڑکے بالے اور بیوی میں کتنا فرق ہے۔)

پارہ نمبر 20۔سورۃ النمل۔ آیت نمبر62۔ ترجمہ و تحقیق۔

بھلا وہ کون ہے جب مضطر اسے پکارے تو دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین پر اپنا نائب بناتا ہے۔)

(مشہور حدیث ہے کہ جب امام زمانہ ظاہر ہوں گے تو مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کریں گے خدا کو اپنی مدد کے لیے پکاریں گے تو خدا جواب دے گا اور ان کی پریشانی کو دور کرے گا اور زمین میں ان کو اپنا نائب مقرر کرے گا۔

پارہ نمبر 20۔ سورۃ القصص۔ آیت نمبر 68۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (جسے چاہتا ہے) منتخب کرتا ہے اور یہ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے۔

(اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت، امامت کا حق صرف اور صرف اللہ کو ہے بندے کون ہیں جو خلیفہ بناتے پھریں۔

پارہ نمبر 20۔ سورۃ العنکبوت۔ آیت نمبر 2۔ ترجمہ و تحقیق۔

کیا لوگوں نے سمجھ لیا ہے (کہ صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا (یہ امتحان مولا علیؑ مشکل کشاء کی ولایت کا ہوگا کیونکہ ساری جلن اور حسد تو صرف مولا علیؑ سے تھی ورنہ رسول کو تو سب مانتے تھے اور مانتے ہیں۔)

پارہ نمبر 20۔ سورۃ العنکبوت۔ آیت نمبر 32 کی آخری لائنیں۔ ترجمہ و تحقیق۔

ابراہیم نے کہا کہ اس بستی میں لوط بھی ہیں وہ فرشتے بولے جو اس بستی میں ہیں انکو خوب جانتے ہیں ہم تو ان کو انکے لڑکے بالکوں کو یقینی بچا لیں گے مگر ان کی بی بی (اہلیہ) پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔

پھر یہاں اولاد اور بیوی کا فرق اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ لڑکے بالوں کو عربی میں (اھلنھم) لکھا ہے یعنی آل یا اصل۔

پارہ نمبر 20۔سورۃ العنکبوت۔آیت نمبر43کی آخری لائنیں۔

ترجمہ و تحقیق۔

ہم یہ مثالیں لوگوں کو سمجھانے کے واسطے بیان کرتے ہیں اوران کو بس علماء ہی سمجھتے ہیں۔

(یہ علما دنیا کے ملا نہیں ہیں جن کو اپنی بھی خبر نہیں ہے۔ یہ علما محمدؐ اور آل محمدؐ ہے جن کے پاس علم لدنی تھا۔ حضرت علیؑ بار بار کہتے ہیں کہ پوچھو مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو، میں زمین کے راستوں سے زیادہ آسمان کے راستوں کو جانتا ہوں مگر ہائے افسوس کہ پوچھنے والوں میں سے ایک نے پوچھا بھی کیا؟ کہ بتائیں کہ میرے سر پر بال کتنے ہیں۔ میں یہ سوچتی ہوں کہ ان ہستیوں کی مصیبت دکھ، تکلیفیں ایک طرف اور سب سے بڑا ظلم یہ کہ کہاں یہ ہستیاں اور جاہلوں کی محفل۔ اس پر جو صبر ان ہستیوں نے کیا اس سے بڑا صبر کیا ہوگا۔

پارہ نمبر21۔سورۃ العنکبوت۔آیت نمبر49۔ ترجمہ و تحقیق۔

مگر جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) علم عطا ہوا ہے ان کے دل میں یہ (قرآن) واضح اور روشن آئتیں ہیں۔ (علم صرف اور صرف محمدؐ اور آل محمدؐ کو اللہ کی طرف سے عطا ہوا تھا اسی لیے وہ ہستیاں قرآن پر صدق دل سے یقین رکھتے تھے۔)

پارہ نمبر 21۔سورۃ روم۔آیت نمبر38کا درمیانی حصہ۔

ترجمہ و تحقیق۔

اور (اے رسول اپنے) قرابتدار (فاطمہ زہرا) حق (فدک) دے دو۔ (کیونکہ باغ فدک کسی جنگ کے بغیر رسول اللہ کو حاصل ہوا تھا اور وہ خالص رسول کا حصہ تھا اس میں

کسی اور مسلمان کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ اسلیے حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور اللہ کا حکم سنایا کہ یہ صرف اور صرف آپ کے قرابتدار کا حصہ ہے۔ اور فاطمہ سے بڑھ کر اور کوئی رسول کا قرابتدار نہ تھا۔ تو آنحضرت نے فوراً فاطمہ کو بلا کر دستاویز لکھ کر دی مگر خلیفہ اول نے اس دستاویز کو کسی طور پر قبول نہ کیا کہ رسول کو اس پر کوئی حق نہ بنتا تھا۔ (کیا جواب ہے۔)

پارہ نمبر 21۔ سورۃ السجدہ۔ آیت نمبر 15۔ ترجمہ و تحقیق۔

ہماری آیات پر بس وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جس وقت وہ آیات ان کو یاد دلائیں گئی تو فوراً سجدے میں گر پڑے۔ (آیت نمبر 15 سے 17 تک) یہ صرف آئمہ معصومینؑ کی تعریف میں ہے۔ ورنہ دنیا کے انسانوں میں یہ ساری خصوصیات نہیں ہو سکتیں۔

پارہ نمبر 22۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر 33 کا آخری حصہ۔ ترجمہ و تحقیق۔

اے (پیغمبر کے) اہلبیت خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو ہر طرح کی برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے۔

(اول تو یہ آیت ہی غیر مناسب جگہ پر ڈالی ہوئی لگتی ہے کیونکہ ذکر ہو رہا ہے ازدواج رسول کا اور اہلبیت میں حضرت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ آتے ہیں جو اس وقت موجود تھے پہلے بھی ازدواج رسولؐ کا قصہ شروع ہوا ہے پھر قرآن میں کئی جگہ پر بیوی کے ذکر علیحدہ آیا ہے اور اہل کا ذکر علیحدہ جن کے بارے میں پہلے ہی لکھ چکی ہوں کہ اہل کے معنی لڑکے بالے ہوتا ہے یہ ہستیاں رسول خدا کے اہل میں شامل تھے

ازدواج نہ اہل کے ساتھ نہ کہیں آیا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

پارہ نمبر22۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر36 ترجمہ و تحقیق۔

نہ کسی ایماندار مرد کو یہ مناسب ہے اور نہ کسی ایماندار عورت کو کہ جب اللہ تعالی اور اس کے رسول کسی کام کا حکم دیں تو انکو اپنے اس کام (کے کرنے نہ کرنے) کا اختیار ہو۔ (یاد رہے) کہ جس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی وہ کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

(صاف صاف حکم ہے کہ خدا اور رسول کے حکم سے سرتابی گمراہی میں مبتلا کر دیتی ہے۔ پھر میرا یہ سوال ہے کہ آخری حج میں جب رسول خدا نے سب کے سامنے علیؑ کو اپنا وصی اور جانشین بنا دیا تھا تو پھر آنحضرت کا جنازہ چھوڑ کر ان کے کفن دفن سے پہلے فوری طور پر خلیفہ مقرر کرنے کی کیا ضرورت آگئی تھی کیا وہ لوگ جنہوں نے رسول کا جنازہ چھوڑ دیا وہ غدیر خم کے موقع پر موجود نہ تھے۔ جنہوں نے علیؑ کو مبارکیں دیں علیؑ کی خلافت کی۔ کیا وہ لوگ جو رسول کے کفن دفن میں شریک بھی نہ ہوئے ایماندار نہ تھے؟ کوئی جواب تو ان باتوں کا دیں لیکن بہت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ یا تو وہ ایماندار نہ تھے یا وہ لوگ حکومت کے بھوکے تھے یا وہ لوگ علیؑ اور اولاد علیؑ کے دشمن تھے۔)

پارہ نمبر22۔ سورۃ سبا۔ آیت نمبر6۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور (اے رسول) جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے) علم عطا کیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے بالکل ٹھیک اور سزاوار حمد (وثنا) غالب خدا کی راہ دکھاتا ہے۔ (وہ لوگ کون ہیں جن کو خدا کی طرف

سے علم عطا ہوا ہے۔ یہ سوائے انبیاء اور آئمہ معصومینؑ کے اور کون ہو سکتا ہے۔

پارہ نمبر22۔ سورۃ سبا ۔ آیت نمبر23۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور جس شخص کے لیے وہ اجازت عطا فرمائے گا اس کے سوا کسی کی سفارش اسکی بارگاہ میں کام نہ آئے گی۔

(مسلمانو اب خود انصاف کرلو کہ سوائے محمدؐ اور آل محمدؐ کے کسی کو سفارش کی اجازت مل سکتی ہے تو سوائے اس کے کسی بھی اور کی سفارش اللہ تعالی کی بارگاہ میں نہ آئے گی۔)

پارہ نمبر22۔ سورۃ فاطر ۔ آیت نمبر32۔ کی پہلی لائن۔
ترجمہ و تحقیق۔

پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے ان کو خاص وارث بنایا جنہیں (اہل سمجھ کر) منتخب کیا۔

(یہ بندے سوائے محمدؐ اور آل محمدؐ کے اور کون ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت علیؑ نے لوگوں سے کہا کہ میری موت سے پہلے جو چاہو پوچھ لو۔ تو اگر قرآن کے وارث نہ ہوتے تو اتنا بڑا دعوہ کیسے کر سکتے تھے۔)

پارہ نمبر22۔ سورۃ یاسین ۔ آیت نمبر 12 کی آخری لائن۔
ترجمہ و تحقیق۔

اور ہم نے ہر چیز کو ایک صریح روشن پیشوا میں گھیر دیا ہے۔ (یہ پیشوا سوائے حضرت علیؑ کے اور کون ہو سکتا ہے کیونکہ رسول سے تو اللہ تعالی مخاطب نہیں ہیں۔)

پارہ نمبر 23۔ سورۃ الصّفت ۔ آیت نمبر 24۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور (ہاں ذرا) انہیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ہے۔

(اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن حساب کتاب کرنے کے بعد یہ حکم کہ ان سے کچھ پوچھنا ہے یہ سوائے علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کے اور کیا ہوسکتا ہے۔نہ صرف حضرت علیؑ کی ولایت بلکہ اہلبیت محمدؐ کی محبت کا اور ہر امام کی ولایت کا پوچھا جائے گا۔

پارہ نمبر 23۔ سورۃ الصّفت ۔ آیت نمبر 73-74 ترجمہ و تحقیق۔

ذرا دیکھو تو کہ جو لوگ ڈرائے جا چکے تھے ان کا کیسا برا انجام ہوا مگر (ہاں) خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ) رہے۔

(یہ نرے کھرے بندے پہلے بھی ان کا بہت مرتبہ ذکر ہو چکا ہے یہاں تک کہ شیطان نے بھی مہلت مانگی کہ تیری دنیا کے ہر بندے کو بہکاؤں گا۔لیکن سوائے نرے کھرے بندوں کو۔یہ نرے کھرے بندے سوائے محمدؐ و آل محمدؐ کے اور کوئی نہیں ہیں۔یا پھر وہ بندے بھی ہیں جو اس وقت اس آیت میں بھی شامل ہوں، ان نرے کھرے بندوں کے اپنے بندے، جنہوں نے ان ہستیوں سے محبت کی اور ان کے حکم پر چلے۔

پارہ نمبر 23۔ سورۃ الصّفت ۔ آیت نمبر 107- 108۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور ہم نے اسماعیل کا فدیہ ایک ذبح عظیم (بڑی قربانی) قرار دیا۔اور ہم نے ان کا چرچہ بعد میں آنے والوں میں باقی رکھا۔

(حضرت اسماعیل کی قربانی تو دنبے کی شکل میں ہوگئی اور ان کا فدیہ ایک ذبح عظیم قرار

دیا۔ یہ ذبح عظیم سوائے حضرت امام حسینؑ اور اولاد بھانجے، بھتیجے اور اصحاب تھے۔ کیا کہنا ان عظیم ہستیوں کا اور پھر ان کا چرچہ دنیا کے آخری دن قیامت تک کے لیے قائم کر دیا۔

پارہ نمبر23۔ سورۃ الصّٰفٰت۔ آیت نمبر128تا 130۔ ترجمہ و تحقیق۔

مگر خدا کی نرے کھرے بندے (محفوظ رہے گے) اور ہم نے ان کا ذکر خیر بعد کے آنے والوں میں باقی رکھا کہ (ہر طرف سے) آل یاسین پر سلام (ہی سلام) ہے۔

پھر نرے کھرے بندوں کا ذکر ہے اور اس پر یہ شان کہ صاف صاف اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ ان کا ذکر خیر بعد کے آنے والوں میں باقی رکھا۔ محمدؐ اور آل محمدؐ سب پیغمبروں کے بعد آئے اسی لیے کہ خاص کہا گیا کہ ان کا ذکر خیر بعد میں آنے والوں میں رکھا۔ اور پھر آخر میں تو حجت ہی تمام کر دی (ہر طرف سے) آل یاسین پر سلام (ہی سلام) ہے۔ اب مسلمانوں کے کسی بھی عالم سے پوچھ لیں کہ آل یاسین کون ہیں۔ یاسین حضرت محمدؐ کے ناموں میں سے ایک ہے اور آل یاسین سے مراد آلِ محمدؐ ہی ہوا۔ بڑی بدقسمتی ہے کہ ان مسلمان حضرات جو قرآن شریف ایک وقت میں دس دس پارے پڑھ جاتے ہیں بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ فلاں کی speed تو اس سے بھی زیادہ ہے کیا افسوس کہ وہ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے ورنہ آجکل کم از کم اس زمانے میں کہ عرب کے جاہل لوگوں جیسے نہیں ہیں اور وہ اگر صرف یاسین اور آل یاسین پر سلام ہی کا مطلب سمجھ لیں تو اتنے جھگڑے اور فساد نہ ہوں۔

پارہ نمبر23۔ سورۃ الصّفت۔ آیت نمبر134-135۔ ترجمہ و تحقیق۔

جب ہم نے ان کو (لوط) اور ان کے لڑکے بالوں کو سب کو نجات دی مگر ایک (ان کی) بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے صاف صاف (اھلہٗ) یعنی لڑکے بالے اھل ہوئے اور بی بی اھل میں نہیں۔ پھر کیسے یہ مسلمان کہتے ہیں کہ اہلبیت میں ازدواج بھی شامل ہیں۔

پارہ نمبر23۔ سورۃ الصّفت۔ آیت نمبر164-166۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور فرشتے یا آئمہ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا درجہ مقرر ہے اور ہم تو اس کی یقینی تسبیح پڑھا کرتے ہیں۔

(یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ساتھ آئمہ کا ذکر کیا ہے۔ فرشتوں کا تو کام ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور صرف عبادت ہے مگر دنیا میں آئمہ کے علاوہ کوئی ایسی عبادت نہ کر سکا اور نہ کر سکے گا۔)

پارہ نمبر23۔ سورۃ ص۔ آیت نمبر79۔ ترجمہ و تحقیق۔

شیطان نے عرض کی کہ پروردگار کہ تو مجھے اس دن تک کی مہلت عطا کر کہ جس میں سب لوگ (دوبارہ) اٹھا کھڑے کئے جائیں (یعنی قیامت) فرمایا تجھے ایک وقت معین کے دن تک کی مہلت دی گئی۔ وہ بولا کہ تیرے ہی عزت (وجلال) کی قسم ان میں سے تیرے خالص بندوں کے سوا سب کو گمراہ کروں گا۔

(اس میں دو باتوں کی طرف خاص اشارہ کیا گیا ہے۔ اول: شیطان نے قیامت تک

کی مہلت مانگی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسکو ایک وقت معین کے دن کی مہلت دی۔ وقت معین سے کیا مراد ہے یقیناً یہ وہ وقت ہوگا جب میرے امام زمانہ ظہور فرمائیں گے کیونکہ پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام کی جنگ شیطان سے بھی ہوگی جس کا نام دجال ہوگا اور وہ امام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ پھر جتنا عرصہ بھی امام زمانہ حکومت کریں گے شیطان کے بغیر ہوگی۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیئے گے۔ دوم: یہاں بھی شیطان نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ میں ان میں سے تیرے خاص بندوں کے سوا سب کو ضرور گمراہ کروں گا۔ اور یہ خاص بندے محمدؐ اور آل محمدؑ کے سوا کون ہیں کیونکہ اس سورۃ کی پچھلی کسی آیت میں میں نے ابھی پڑھا ہے کہ حضرت ایوب نے خدا سے رو کر دعا مانگی تھی کہ مجھ کو شیطان نے بہت اذیت اور تکلیف پہنچا رکھی ہے اس سے تو پھر صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان صاحب نے پیغمبروں تک کو نہ چھوڑا۔ خالص بندے صرف محمدؐ اور آل محمدؑ ہیں کیونکہ مجھے تو کوئی اور نظر نہیں آتا)

پارہ نمبر24۔ سورۃ الزّمر۔ آیت نمبر32-33۔ ترجمہ و تحقیق۔

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (طوفان) باندھے۔ اور جب اسکے پاس سچی بات آئے تو اسکو جھٹلا دے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں ہے (ضرور ہے) اور یاد رکھو جو شخص (رسول) بات لے کر آیا اور جسنے اس کی تصدیق کی یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

(یہی بات سے مراد حضرت علیؑ ہیں کیونکہ اگلی آیت بھی اس کی تصدیق کرتی ہے کہ رسول علیؑ کو اپنے بعد اپنا خلیفہ، وصی اور امیر المومنین بنا چکے ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ وہ شخص (رسول) جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ تو پرہیزگار ہیں تو سوائے اس زمانہ میں اہل بیت رسول اور چند اصحاب نے کس کی تصدیق کی۔)

پارہ نمبر24۔ سورۃ الزّمر۔ آیت نمبر 56کی پہلی لائن۔

ترجمہ و تحقیق۔

کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا (کی بارگاہ) کا تقرب حاصل کرنے میں کی۔

(بہت سی حدیثوں میں (جنب اللہ) کہ جس کے معنی تقرب ہیں جب اللہ حضرت علیؑ کا خطاب بھی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہائے ہم نے علیؑ کی پیروی کرنے میں کوتاہی کی۔)

پارہ نمبر24۔ سورۃ المومن۔ آیت نمبر 8-7 کی آخری لائن۔

ترجمہ و تحقیق۔

اور جن لوگوں نے (سچے) دل سے توبہ کر لی اور تیرے راستے پر چلے ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پالنے والے اس کو صدا بہار باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے داخل کر اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولاد میں سے جو لوگ نیک ہوں ان کو بھی بخش دے۔ بے شک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

(اللہ کا راستہ محمدؐ اور آل محمدؑ کی محبت ہے اور انکے حکم پر چلنے کا راستہ ہے سو وہاں فرشتے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ جو محمدؐ اور آل محمدؑ سے محبت کرتے ہیں انکی اور انکے باپ دادوں۔ بیویوں کو اور ان کی اولاد میں سے جو نیک لوگ ہوں انکو بخشش دے سو یہ ہے مومن کی شان کہ ان ہستیوں کی محبت سے بخشش بھی مل جائے گی۔

پارہ نمبر24۔ سورۃ المومن۔ آیت نمبر51-52۔ ترجمہ و تحقیق۔

ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں ضرور مدد کریں گے اور جس دن گواہ (پیغمبر فرشتے گواہی کو اٹھ کھڑے ہوں گے اس دن بھی) جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی۔

(یہ امام زمانہ کا وقت مراد ہے کیونکہ ہمیشہ مومنین پیغمبروں کو قتل کیا گیا اور ان کی کوئی ایسی مدد بھی نظر سے نہیں گذری تو یقیناً یہ ان ہی زمانے کی بات ہے کہ امام کا ظہور ہو گا اور سب پیغمبروں اور فرشتے اٹھ کھڑے ہوں گے گواہی کے واسطے پھر امام زمانہ کی مدد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو گی کہ زمانہ دیکھے گا (انشاءاللہ)

پارہ نمبر24۔ سورۃ حٰم السجدہ۔ آیت نمبر32-33۔ ترجمہ و تحقیق۔

مہربان (خدا) کی طرف سے (تمہاری) مہمانی ہے اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرماں بردار بندوں میں ہوں۔

(یہ آیت صرف اور صرف آئمہ کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ ہی سچے ہادی تھے

اور ان کے سوا اور کون تھے جنہوں نے ہر دور میں ہر قسم کے مصائب اٹھائے ہوئے اللہ کی ہدایت کا کام جاری رکھا۔

پارہ نمبر25۔ سورۃ الشوریٰ۔ آیت نمبر23۔ ترجمہ و تحقیق۔

(اے رسول) تم کہہ دو کہ میں اس تبلیغ رسالت کا اپنے قرابت داروں (اہلبیت) کی محبت کے سوا کوئی صلہ نہیں مانگتا اور جو شخص نیکی کریگا ہم اس کے لیے اس کی خوبی میں اضافہ کر دیں گے۔

(سارے قرآن شریف میں جہاں جہاں ان ہستیوں کی شان میں آیتیں نازل ہوئیں ہیں وہ سب اگر ایک طرف بھی کر دو تو صرف اور صرف اس آیت کا ہونا ہی کافی ہے کہ خدا خود رسولؐ سے کہہ رہا ہے کہ ساری تبلیغ رسالت کا صلہ صرف اور صرف محبت محمدؐ اور آل محمدؐ ہے۔ اب مسلمان حضرات غور کریں کہ وہ کیا صلہ دے رہے ہیں اور پھر اللہ کا کہنا کہ جو شخص نیکی حاصل کریگا ہم اس کی خوبی میں اضافہ کر دیں گے۔ یہ نیکی بھی انہیں اھلبیت کی محبت ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ہر مومن جو ان ہستیوں کی محبت میں گرفتار ہے وہ خود محسوس کرتا ہے کہ یہ محبت بڑھتی جا رہی ہے اور یہی وہ اللہ کا لفظ اضافہ ہے۔

پارہ نمبر25۔ سورۃ الزخرف۔ آیت نمبر41۔ ترجمہ و تحقیق۔

(اللہ تعالیٰ رسول سے مخاطب ہے) کہ اگر ہم تم کو (دنیا سے) لے بھی جائیں تو بھی ہم کو ان سے بدلہ لینا ضروری ہے۔

(رسول خدا کے بعد سوائے علیؑ کے اور اولادِ علیؑ کے کون اور ایسے ہیں جن کے بارے

اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ تم کو بھی لے جائیں تو بھی ان سے بدلہ لینا ضرور ہے۔ بس یہ صاف مولا علیؑ اور ان کی اولاد ہی کا ذکر ہے۔)

پارہ نمبر25۔ سورۃ الزخرف۔ آیت نمبر43-44۔ ترجمہ و تحقیق۔

تو تمہارے پاس جو وحی بھیجی گئی ہے تو تم اس کو مضبوط پکڑے رہو اس میں شک نہیں کہ تم سیدھی راہ پر ہو۔ اور یہ (قرآن) تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب ہی تم لوگوں سے (اس کی) باز پرس کی جائے گی۔

(یہ جو وحی کا ذکر ہے کہ مضبوطی سے پکڑے رہو یہ آیت آنحضرت کے آخری حج کے موقعہ پر آئی تھی۔ یہ مولا علیؑ کی ولایت کی آیت تھی پہلے بھی اس کا ذکر آ چکا ہے اور باز پرس صرف اور صرف حضرت علیؑ کے بارے میں ہوگی کس نے سچے دل سے یہ حکم مانا تھا اور کس نے نہ مانا تھا۔

پارہ نمبر25۔ سورۃ الزخرف۔ آیت نمبر61۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور وہ قیامت کی ایک روشن دلیل ہے تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

(یہ روشن دلیل سے امام زمانہ مراد ہیں کیونکہ اس سے مسلمان تو کیا ہندو اور کافر بھی انکار نہیں کرتے کہ ایک اوتار آئے گا اس طرح سب کافر کہتے ہیں کہ ایک آئیگا ضرور اور پھر قیامت آئیگی۔ مسلمان کا ہر فرقہ قریباً قریباً یہی کہتا ہے کہ امام زمانہ ظہور کریں گے اور قیامت اس سے پہلے نہیں آ سکتی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ قیامت کی

ایک روشن دلیل ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمانوں نے حضرت علیؑ کا ترتیب دیا ہوا قرآن نہ لیا اور کہہ دیا کہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن میں تو کوئی ردوبدل نہیں ہے لیکن آیتوں کی ترتیب اتنی بے جوڑ ہے کہ سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔ حضرت علیؑ نے جو قرآن ترتیب دیا تھا وہ بھی یہی تھا لیکن ہر آیت اپنی جگہ اصلی اور مقام پر لکھی ملتی۔)

پارہ نمبر25۔ سورۃ الزخرف۔ آیت نمبر67 کی آخری لائن اور 68 کی پوری۔ ترجمہ و تحقیق۔

مگر پرہیزگار (کہ وہ دوست ہی رہیں گے اور خدا ان سے ہی کہے گا) کہ بندو آج تم کو کوئی نہ کوئی خوف ہے اور نہ غمگین ہو گے۔

(اور یہ پرہیزگار وہ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں نیک کام کیے اللہ کے حکم مانے اور محمدؐ اور آل محمدؐ سے محبت کی۔ کیونکہ ان ہستیوں کی محبت تو ایمان کی وجہ سے تھی)

پارہ نمبر25۔ سورۃ الزخرف۔ آیت نمبر72۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور یہ جنت کہ جس کے تم وارث (حصہ دار) کر دیئے گئے ہو تمہاری کارگزاریوں کا صلہ ہیں۔

(جنت کے اصل وارث تو محمدؐ اور آل محمدؐ ہی ہیں لیکن یہاں ان مومنین کا ذکر ہے جنہوں نے ان ہستیوں سے محبت کی ان کا حکم مانا اور انہیں کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی۔)

پارہ نمبر 26۔ سورۃ الاحقاف۔ آیت نمبر 15 کی آخری تین لائنیں۔ ترجمہ و تحقیق۔

یہاں تک کہ جب اپنی پوری جوانی کو پہنچتا ہے تو (خدا سے) عرض کرتا ہے کہ تو مجھے توفیق عطا فرما کہ تو نے جو احسانات مجھ پر اور میرے والدین پر کیے ہیں ان احسانوں کا شکریہ ادا کروں اور یہ (بھی توفیق دے) کہ میں ایسا نیک کام کروں جو تجھے پسند ہو۔ اور میرے لیے اور میری اولاد میں صلاح اور تقویٰ پیدا کر میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں یقیناً فرماں برداروں میں ہوں۔

(یہ آیت حضرت امام حسینؑ کے بارے میں ہے اس آیت کا پہلا حصہ نہیں لکھا۔ لیکن ہر تاریخ جاننے والا جان سکتا ہے کہ حضرت یحیٰؑ اور حضرت امام حسینؑ کے حمل کی مدت 6 ماہ تھی اور کوئی بچہ 6 ماہ کا زندہ نہیں بچا۔ پھر بھی یہ الفاظ سوائے مولا حسینؑ کے اور کس کے لیے ہو سکتے ہیں کی ایسا نیک کام کروں جسے تو پسند کرے یہ صرف اپنی شہادت کا فرمان ہے۔

پارہ نمبر 26۔ سورۃ محمدؐ۔ آیت نمبر 1۔ ترجمہ و تحقیق۔

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو خدا کے راستے سے روکا خدا نے ان کے اعمال اکارت کر دیے۔

(بارہا خدا کا راستہ کی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ جن سے مراد محمدؐ اور آل محمدؐ کا راستہ ہے ان کے راستے سے ہی خدا بھی ملتا ہے۔ سو جنہوں نے خدا کے راستے سے روکا ان کا

کوئی عمل اچھا بھی ہوگا تو اکارت ہو جائے گا یعنی ہر اچھے عمل کے لیے حکم ضروری ہے لیکن اس کی سب سے بڑی شرط ان ہستیوں کی محبت اول ہوگی۔)

پارہ نمبر 26۔ سورۃ محمدؐ۔ آیت نمبر 25۔ ترجمہ و تحقیق۔

بے شک جو لوگ راہ ہدایت صاف صاف معلوم ہونے کے بعد بھی الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھر گئے خدا نے انہیں ڈھیل دے رکھی ہے اور ان کی تمناؤں کی رسیاں دراز کر دی ہیں۔

(ان سے وہ مسلمان مراد ہیں جن کے سامنے رسول نے علیؑ کو اپنا خلیفہ اور جانشین بنایا اور انہوں نے مبارکیں بھی دیں۔ اور پھر رسول کے مرتے ہی خلافت لینے کے لیے غائب ہو گئے۔ دفن کفن میں بھی شامل نہ ہوئے۔ گو شیطان تو رہتا ہی اس تاک میں ہے کہ وہ محمدؐ اور آل محمدؐ کا کچھ بگاڑ سکتا نہیں چلو ان سے منکر ہونے والوں کی رسیاں اور دراز کرتا جائے ورنہ جب رسول نے راہ ہدایت بتا دی تھی تو پھر غسل کفن سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کیوں غائب ہو گئے کیا مسلمانوں کے منہ پر طمانچہ نہیں ہے؟)

پارہ نمبر 26۔ سورۃ محمدؐ۔ آیت نمبر 28۔ ترجمہ و تحقیق۔

یہ اس سبب سے کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہوتا ہے اس کی یہ لوگ پیروی کرتے تو ہیں اور جس میں خدا کی خوشی ہے اس سے بیزار ہیں۔

(کون مسلمان ہے جو اس سے انکار کر سکتا ہے کہ اللہ کی پسندیدہ ہستیاں محمدؐ اور آل محمدؐ ہیں پھر جو ان کی پیروی نہیں کرتا ان سے محبت نہیں کرتا وہ اللہ کی خوشی سے بیزار ہیں پھر کیسے کوئی یہ امید رکھے کہ اللہ کی خوشی سے بیزار ارہ گروہ جنت کے حقدار بن جائیں گے

۔امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے کہ لوگوں کی لمبی لمبی داڑھیاں ہوں گی اور وہ ساری ساری رات عبادت الٰہی میں گزار دیں گے لیکن ان کی بخشش نہ ہوگی کیونکہ ان کے دلوں میں ہماری محبت نہیں ہوگی۔)

پارہ نمبر26۔ سورۃ محمدؐ۔ آیت نمبر32۔ ترجمہ و تحقیق۔

بے شک جن لوگوں پر (دین) کی سیدھی راہ صاف ظاہر ہوگئی اور اس سے انکار کر بیٹھے اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکا اور پیغمبر کی مخالفت کی تو وہ خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اور وہ (یعنی اللہ) ان کا سب کچھ کیا کرایا اکارت کر دے گا۔

(اس آیت کے لیے مجھے صرف اتنا کہنا ہے کہ ہائے افسوس خم غدیر پر منکر اور مبارکیں دے کر پھر بھی رسول کی مخالفت کی ان کا کیا کرایا تو خدا خود اکارت کر رہا ہے۔ مسلمان کس دنیا میں رہ رہے ہیں۔)

پارہ نمبر26۔ سورۃ محمدؐ۔ آیت نمبر33 ۔ 34 ترجمہ و تحقیق۔

اے ایمان داروں خدا کا حکم مانو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ بے شک جو لوگ کافر ہو گئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا پھر کافر ہی مر گئے تو ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔

(خدا کی راہ، رسول کی فرمانبرداری۔ یہی کل ایمان ہے اس سے ایک چیز بھی چھوڑی تو پھر برا حشر ہے اور خدا کی راہ کیا ہے اور محمدؐ اور آل محمدؑ کی راہ اور رسول کی راہ فرمانبرداری؟ صرف نماز اور زکوۃ ہی نہیں ہے محمدؐ نے اپنے اہل بیت کی محبت بھی اسی

طرح فرض کی ہے اور محمدؐ نے تو کی ہے لیکن خود سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے جو پچھلی ایک آیت کا ترجمہ لکھ چکی ہوں کہ اللہ نے رسول کو حکم دیا تھا کہ اپنی رسالت کا اجر صرف اور صرف محبت اہل بیت مانگی۔)

پارہ نمبر 26۔ سورۃ الفتح۔ آیت نمبر 17 کی آخری 3 لائنیں۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کا حکم مانے گا تو وہ اسکو (بہشت کے) ان سدا بہار باغوں میں داخل کردے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور جو سرتابی کریگا وہ اسکو دردناک عذاب کی سزا دیگا۔

(رسول کا ہر حکم اور ہر بات وحی ہوتی ہے اللہ کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کرتے ہی تھیں سو اب مسلمان یہ جان لیں کہ محبت اہل بیتؑ بھی رسول کا حکم تھا۔ یعنی وحی تھی اور مسلمانوں نے اہلبیت کے ساتھ کیا کیا؟ جن جن سے جو جو کچھ کیا یہ جان لیں کہ وہ انکی دردناک عذاب کی سزا دیگا۔)

پارہ نمبر 26۔ سورۃ الفتح۔ آیت نمبر 29۔ ترجمہ وحقیق۔ پھلی چار لائن کا۔

محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بہت رحم دل ہیں تو انکو دیکھے گا۔ (کہ خدا کے سامنے) جھکے سر سجود ہیں خدا کے فضل اور اسکی خوشنودی کے خواستگار ہیں کثرت سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں میں گھٹے پڑے

ہوئے ہیں۔یہی اوصاف ان کی توریت میں بھی ہیں اور یہی حالات انجیل میں (بھی مذکور) ہیں۔

(یہ ان اصحاب کی حضرت علیؑ کی شان میں ہے جو کہ حضرت علیؑ کے ساتھ حضرت محمدؐ پر پورا ایمان اور یقین رکھتے تھے کاش اصل توریت اور اصل انجیل مل سکتی۔محمدؐ اور آل محمدؐ کا ذکر توریت اور انجیل میں ہے۔)

پارہ نمبر 27۔ سورۃ القمر۔ آیت نمبر 54-55۔ ترجمہ و تحقیق۔

بے شک پرہیزگار لوگ بہشت کے باغوں اور نہروں میں (یعنی) پسندیدہ مقام ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرب) ہونگے۔

(سوائے اللہ کے انبیا کے اور محمدؐ اور آل محمدؐ کے اور کون ہو سکتے ہیں کیونکہ دنیا کا کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس سے کوئی نہ کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو ہاں ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے محمدؐ اور آل محمدؐ سے صحیح محبت کی اور انکے احکام پر جتنا ہو سکا چلنے کی کوشش کی۔

پارہ نمبر 27۔ سورۃ الرحمٰن۔ آیت نمبر 19-22۔ ترجمہ و تحقیق۔

اس نے دو دریا بہائے جو باہم مل جاتے ہیں دو کے درمیان ایک حد فاصل (آڑ) ہے جس سے تجاوز نہیں کر سکتے تو (اے جن و انس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

(کاش سمجھنے والے سمجھیں اور رسول خدا کی اس روایت کو بھی مان لیں کہ دو دریا مولا

مشکل کشاء اور جناب سیدہ ہیں ۔حد فاضل جناب رسول خدا ہیں اور موتی مونگے اولاد جناب علیؑ مرتضٰے اور جناب فاطمہؑ ہیں یعنی اہلِ بیتِ رسول۔ بڑی بدقسمتی ہے مسلمانوں کی کہ وہ ان حضرات کی طرف رجوع ہی نہیں کرتے ورنہ کچھ بخشش کا سامان ہی ہو جاتا۔)

پارہ نمبر27۔ سورۃ الواقعہ۔ آیت نمبر10-11۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور جو آگے بڑھ جانے والے ہیں واہ کیا کہنا وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے۔

(یہ صرف محمدؐ اور آل محمدؐ ہی ہیں کہ وہی ایسی شان رکھتے تھے کہ دنیا کا کوئی اور بندہ ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ہم لوگوں کو اگر ان ہستیوں کی جوتی کی خاک بھی مل جائے تو ہم دائیں ہاتھ میں اعمال لینے والے ثابت ہو سکتے ہیں۔)

پارہ نمبر27۔ سورۃ الحدید۔ آیت نمبر19کی پہلی دو لائنیں۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہی لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک صدیقوں اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے ان کے لیے ان ہی شہیدوں اور صدیقوں کا اجر اور انہی کا نور ہوگا۔

(رسولوں نے جو کہا وحی سے کہا یعنی اللہ نے حکم دیا انہوں نے پہنچا دیا۔نماز، روزہ، حج، زکوۃ سب اللہ کا حکم تھا تو پھر اگر یہ مانتے ہو کہ رسول محمدؐ خود کچھ کہتے ہی نہیں جو اللہ حکم دیتا ہے پہنچا دیتے ہیں تو اگر رسول (محمدؐ) نے محبت اہلبیت کا

کہا تھا اور حکم پہنچا دیا تھا تو پھر اس کو ماننے سے انکار کیوں جب کہ اللہ نے رسول کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ رسالت کی اجرت صرف اپنے قرابتداروں کی محبت مانگو پھر یہ کیسا اسلام اور کہاں کے مسلمان ہیں کہ باقی تو سب کچھ مان گئے مگر محبت اہلبیتؑ سے انکار کیا اور خدا کے حکم کی بھی نافرمانی کی تو باقی سب اعمال غارت ہو گئے۔

پارہ نمبر 27۔ سورۃ الحدید۔ آیت نمبر 25 تین آخری تین لائننیں۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور ہم ہی نے لوہے کو نازل کیا جس کے ذریعے سخت لڑائی اور لوگوں کے بہت سے نفع (کی باتیں) ہیں۔ تا کہ خدا دیکھ لے کہ بے دیکھے بھالے خدا اور اس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے۔

(جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی بھی نعمت کا ذکر کیا ہے یہ کہا کہ ہم نے بنایا۔ ہم نے پیدا کیا۔ ہم نے عطا کیا۔ مگر یہاں لوہے کی نسبت فرمایا کہ ہم نے نازل کیا۔ نازل کرنے کا مطلب اتارا ہے اس بات سے تو کوئی مسلمان شائد انکار نہ کر سکتا کہ جنگ احد میں جب حضرت علیؑ کی تلوار جنگ کرتے ہوئے ٹوٹ گئی تھی اور مسلمان حضرات پہاڑوں پر چڑھ چڑھ کر بھاگ رہے تھے تو یہ لوہا یعنی تلوار اللہ کی طرف سے مولا علیؑ پر نازل ہوئی تھی اور پھر آیت کا اگلا جملہ اس کی تصدیق کرتا ہے کہ اللہ دیکھے کہ بے دیکھے بھالے خدا اور اس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے۔ صرف حضرت علیؑ تھے کہ جنگ کر رہے تھے اور رسول خدا کی دیکھ بھال بھی کر رہے تھے۔ پڑھے لکھے لوگوں کی لکھی ہوئی تاریخیں کاش مسلمان بھی پڑھ لیں۔)

پارہ نمبر 27۔ سورۃ الحدید۔ آیت نمبر 28۔ ترجمہ و تحقیق۔

اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور اس کے رسول (محمدؐ) پر ایمان لاؤ تو خدا تمہیں رحمت کے دو حصے اجر عطا کرے گا اور تم کو ایسا نور عطا فرمائے گا جس کی (روشنی) میں تم چلو گے اور تم کو بخشش بھی دیگا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(پہلے ہی لکھ چکی ہوں کہ رسول کے ہر حکم کی پیروی کرنا اصل ایمان ہے اور کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا اور صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینا ایمان ہرگز نہیں اور یہی فرق مسلمان اور مومن میں ہے۔)

پارہ نمبر 28۔ سورۃ حشر۔ آیت نمبر 6 کی پہلی لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

تو جو مال خدا نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے لڑے بغیر دلوایا اس میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔

(باغ فدک بھی آنحضرت کو بغیر لڑائی کے ملا تھا پھر اس کا جواب مسلمانوں کے پاس کیا ہے؟ اس پر کیوں قابض ہو گئے کیا یہ رسول اور اللہ کی نافرمانی نہیں تھی۔ اور کیا اللہ کی نافرمانی کرنے والے اللہ سے کیا امید رکھتے ہیں؟)

پارہ نمبر 28۔ سورۃ حشر۔ آیت نمبر 9۔ ترجمہ و تحقیق۔

جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس کی اپنے دلوں میں کچھ عضر (غرض) نہیں پاتے اگرچہ اپنے اوپر تنگی ہی (کیوں نہ) ہو۔ دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور شخص اپنے نفس کو حرص سے بچائے گا۔ تو

ایسے لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔

(یہ آیت حضرت علیؑ کے لیے نازل ہوئی کیونکہ بڑے بڑے عالموں سے روایت ہے کہ جب حضرت علیؑ نے ایک دن جناب فاطمہ سے دوپہر کا کھانا مانگا تو انہوں نے کہا کہ گھر میں کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے کسی سے ایک دینار قرض لیا اور بازار کا رخ کیا تو راستے میں مقداد کو پریشان حال دیکھا کہ وہ اور ان کے بچے بھی بھوکے تھے۔ آپ نے وہ دینار اسکو دے دیا۔ یعنی ان کو اور انکے بچوں کو اپنے اور اپنے بچوں پر ترجیح دی۔ تو اللہ کو یہ بات اتنی پسند آئی کہ آیت نازل ہوئی اور بہشت سے کھانا آیا جو سب نے کھایا بلکہ محلے والوں نے بھی سیر ہو کر کھایا۔)

پارہ نمبر 28۔ سورۃ الصف۔ آیت نمبر 4۔ ترجمہ و تحقیق۔

خدا تو ایسے لوگوں سے الفت رکھتا ہے جو اس راہ میں اس طرح پرا باندھ کر لڑتے ہیں کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

(یہ ہستیاں جن سے اللہ تعالیٰ الفت رکھتا ہے وہ محمدؐ اور آل محمدؐ ہیں۔ جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب کچھ دے دیا۔ محمدؐ سے لے کر گیارہ اماموں تک کے حالات پڑھیں۔ محمدؐ نے اللہ کی راہ میں اپنی بیوی حضرت خدیجہ کی ساری دولت دے ڈالی اور ان کی بیٹی چکی پیس پیس کر گذارا کرتی رہی۔ حضرت خدیجہ کی دولت جو محمدؐ نے دی اسی سے اسلام چمکا مسلمان ہوئے اور حکومتیں کیں۔ انہوں نے حضرت خدیجہ کے صدقے میں سب کچھ لے کر اولاد حضرت خدیجہ کو کیا دیا؟ کسی کو تلوار سے قتل کیا کسی پر دروازہ گرایا اور باقیوں کو زہر سے شہید

کیا۔ان کے ماننے والوں پر بھی ہر طرح کی سختی کی۔لعنت ہے ایسے مسلمانوں پر۔)

پارہ نمبر28۔ سورۃ الصف۔ آیت نمبر8۔ ترجمہ و تحقیق۔

یہ لوگ اپنے منہ سے (پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں حالانکہ خدا اپنے نور کو پورا کر کے رہیگا اگرچہ کفار برا ہی (کیوں نہ) مانیں۔

(یہ خدا کا نور بھی یہی ہستیاں ہیں حضرت محمدؐ سے لے کر حضرت امام حسن عسکریؑ تک تو بجھادیا لیکن اللہ کی شان دیکھو کہ اس نے آخری نور امام مہدی کو بچا کر اپنے نور کو پورا کر ہی دیا۔)

پارہ نمبر28۔ سورۃ التغابن۔ آیت نمبر 8 کی پہلی لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

تو تم خدا اور اس کے رسولؐ پر اور اسی نور پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا۔

(یہاں پھر نور کا ذکر ہے اور یہ نور حضرت محمدؐ کی اہلبیت کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے یعنی علیؑ، فاطمہؑ اور ان کی اولاد)

پارہ نمبر28۔ سورۃ تحریم۔ آیت نمبر4 کی آخری لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

اگر تم دونوں رسول کی مخالفت میں ایک دوسرے کی (اعانت کرتی رہو گی) تو کچھ پرواہ نہیں ہے (کیونکہ) خدا جبرائیل اور تمام ایمانداروں سے نیک شخص انکے مددگار ہیں۔

(یہ نیک شخص اس زمانے میں سوائے حضرت علیؑ کے اور کون ہو سکتا ہے کیونکہ باقی سب ایمانداروں کا ذکر تو اللہ تعالیٰ کر چکا ہے۔)

پارہ نمبر 29۔ سورۃ المعارج۔ آیت نمبر 1،2،3۔ ترجمہ و تحقیق۔

ایک مانگنے والے نے کافروں کے لیے عذاب کو مانگا جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا جو کہ درجے والے خدا کی طرف سے (ہونے والا) تھا۔

(یہ مشہور قصہ ہے کہ جب آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو غدیر خم میں اپنے بعد اپنا وصی اور خلیفہ مقرر کیا۔ حارث بن نعمان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جو جو تم نے حکم دیے ہم نے مانے اور تو اب علیؑ کو ہمارے اوپر خلیفہ مقرر کیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جو بھی حکم دیتا ہوں یا جو بھی بات کرتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے کرتا ہوں یہ بھی اللہ کا حکم تھا اس پر وہ گستاخی سے بولا کہ اللہ کا حکم ہے تو اے خدا ابھی اسی وقت کوئی عذاب نازل کر کہ معلوم ہو جائے کہ کس کا حکم ہے سو سب اصحاب گواہ ہیں کہ اسی وقت ایک پتھر نازل ہوا تو اس کے سر پر لگ کر پاخانہ کے راستے سے نکل گیا اور وہیں مر گیا۔ پھر بھی اس کے اصحاب بعد میں یہ سب بھول گئے اور رسول کے حکم کو ٹال دیا اور خلیفہ بن بیٹھے۔ سبحان اللہ کتنے سچے مسلمان تھے۔ واہ واہ اور اس پر آنحضرتؐ کی شفاعت کا دعوہ کرتے ہیں۔

پارہ نمبر 30۔ سورۃ النبا۔ آیت نمبر 1 سے 4۔ ترجمہ و تحقیق۔

یہ لوگ آپس مین کس چیز کا حال پوچھتے ہیں ایک بڑی خبر کا حال جس میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں دیکھو نہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا۔

(یہ نباء اعظم صرف اور صرف مولا علیؑ کی ولایت کا سوال ہے کیونکہ اختلاف صرف اور صرف مولا علیؑ سے تھا اور اب تک ہے۔ آنحضرت کی حدیث ہے جس سے شاید کوئی مسلمان اختلاف کر سکے کہ ہر دنیا کے انسان سے قبر میں مولا علیؑ کی ولایت کا پوچھا جائے گا قبر میں ہی نہیں بلکہ ہر انسان کی موت کے بعد چاہے وہ قبر میں ہو یا دنیا کی رسموں اور مذہبوں کے مطابق کسی بھی حالت میں رہے۔ خاک ہو کر، گوشت نچوا کر یا ڈوب کر۔)

پارہ نمبر 30۔ سورۃ النبا۔ آیت نمبر 38 کی آخری لائن۔ ترجمہ و تحقیق۔

اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا جسے خدا اجازت دے اور ٹھکانے کی بات کہے۔

(اب مسلمان خود اپنے انصاف سے بتائیں کہ سوائے محمدؐ اور آل محمدؐ کے کس کو اجازت ہو سکتی ہے اور پھر وہ ہستیاں جنہوں نے خدا کی شان سمجھائی ان کے سوا کون ٹھکانے کی بات کر سکتا ہے۔)

پارہ نمبر 30۔ سورۃ البروج۔ آیت نمبر 3۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور گواہ کی اور جس کی گواہی دی جائے گی۔

(ظاہر یہ ہے کہ یہ گواہ حضرت محمدؐ ہیں اور مشہود حضرت علیؑ ہیں کیونکہ میری نظر میں ان ہستیوں کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آتا۔

پارہ نمبر30۔ سورۃ البلد ۔آیت نمبر۔10-11-12۔ ترجمہ و تحقیق۔

اوراس کو (اچھی اور بری) دونوں راہیں بھی دکھادیں اور پھر گھاٹی پر سے ہو کر (کیوں) نہیں گذرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے۔

(اچھی اور بری راہیں اللہ نے ہر انسان کو اپنے قرآن اور رسول کے ذریعے سے اچھی طرح سے سمجھا دی ہیں۔اب بدقسمتی ان لوگوں کی ہے جو قرآن پڑھ کر اور رسول کے پاس بیٹھ کر بھی نہ سمجھ سکے۔اور یہ گھاٹی محمدؐ اور آل محمدؑ کا راستہ ہے۔جو اس پر سے ہو کر گذرا اسکا بیڑا پار ہے اور جنھوں نے اس سے بغض رکھا انکا بیڑا غرق۔)

پارہ نمبر30۔ سورۃ الضحیٰ۔آیت نمبر5-6۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور تمہارا پروردگار اس قدر عطا کرے گا کہ خوش ہو جاؤ گے کیا اس نے تم کو یتیم پا کر پناہ نہ دی۔

(آنحضرتؐ کو اللہ نے کیا کیا عطا نہیں کیا۔سب سے پہلے حضرت علیؑ کو بھیجا آپکی مدد اور نصرت کے لیے۔اس کے بعد جناب فاطمہ جیسی بیٹی دی جن کی گود میں حسنؑ اور حسینؑ نے پرورش پائی اور دین کو بچالیا۔اور اس کے بعد ان کی باقی اولاد دی عطا کیں۔ جنھوں نے ہر زمانہ میں اللہ کے دین کو بچایا اور آخر میں امام زمانہ (میری جان قربان) کو قائم اور دائم رکھا۔جن کے صدقے میں دنیا اب تک چل رہی ہے اور ان سب کے علاوہ حضرت خدیجہ جیسی پاک بیوی عطا کی جس نے اپنی ساری دولت دین پر خرچ کر دی۔ اور ان کی بیٹی چکیاں پیستی نظر آتی ہے۔مسلمانوں ڈوب مرو کہ جس کی ماں کی دولت پر اسلام چلا اسکی اولاد کے ساتھ کیا سلوک کیا۔اور پھر یتیم پایا تو اللہ نے خود پناہ

دی حضرت ابو طالبؑ کا تو مسلمانوں کو شکر گذار ہونا چاہیے تھا اور یہاں ابھی تک مسلمان یہ ماننے کے لیے تیار نہیں اور اسی پر بحث ہے کہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ کیا اللہ تعالیٰ رسول کی پرورش کافر سے کرواتا رہا۔ ہائے ان کی عقلوں پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے اور حضرت ابو طالبؑ نے آنحضرتؐ کا نکاح پڑھایا۔ معاذ اللہ۔ اللہ نے یہ بھی نہ دیکھا کہ کافر بھی کبھی رسول کا نکاح پڑھ سکتا ہے۔ یہی سب لغویات مسلمانوں نے اپنی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ یہاں یہ لکھنا بھی مناسب نہ ہوگا کہ ایسی لغویات مسلمانوں نے اپنی کتابوں میں لکھیں نہ صرف یہ بلکہ عائشہ کے متعلق ایسی ایسی روایات یعنی آنحضرت کا کندھوں پر بٹھا کر ڈف کا سنوانا اور کئی ایسی روایات کتابوں میں لکھیں یہ نہیں سوچا کہ عائشہ کا درجہ بڑھانے کے لیے یہ آنحضرت کی کردار کشی کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے اس ہندو نے کتاب رنگیلا رسول لکھ دی جس کا مقدمہ عدالت میں چلا اور انہیں مسلمانوں کی کتابوں میں لغو باتیں عدالت میں تسلیم کرتے ہوئے ہندو کو بری کر دیا۔ بقایا حالات تو سب کو معلوم ہی ہیں۔ کیا خوب عائشہ کی عزت بڑھائی ہے۔ میرے خیال میں بس ہندو کو مارنے کے بجائے مسلمانوں کو مارنا چاہیے تھا جنھوں نے یہ کتابیں اور جھوٹی روایات لکھیں۔

پارہ نمبر 30۔ سورۃ الضحیٰ۔ آیت نمبر 8۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور تم کو تنگ دست دیکھا تو غنی کر دیا۔

(مولا مشکل کشاء حضرت علیؑ کی پیدائش کے بعد آنحضرت کا ہر طریقے سے غنی

ہونا۔ غنی صرف وہی نہیں کہ جس کے پاس محل ہوں۔ دولت ہو اور وہ لٹاتے پھرے۔ اصل غنی کی تعریف تو یہ ہے کہ سچا ساتھ نبھانے والا۔ مشکل میں کام آنے والا مکمل حفاظت کرنے والا اور اپنا خون۔ اپنا چچازاد بھائی)

پارہ نمبر 30۔ سورۃ الم نشرح۔ آیت نمبر 2-3 ترجمہ و تحقیق۔

اور تم پر سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی۔

(یہ بوجھ رسالت کی تبلیغ کا تھا جو آپ کو خود انجام دینا پڑھتا تھا اور اس پر سو دشمن۔ حضرت علیؑ کے آنے سے وہ بوجھ اور رسول خدا کو بھی ایک سچا ساتھی اور مددگار ملا

پارہ نمبر 30۔ سورۃ الم نشرح۔ آیت نمبر 7-8۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو مقرر کر دو اور پھر اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرو۔

یہ آیت صاف حضرت علیؑ کی ولایت اور اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنے کی ہے کہ جب تم آخری حج سے فارغ ہو جاؤ تو علیؑ کو اپنا جانشین مقرر کر دو اور پھر اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرو یعنی اللہ کے پاس آجاؤ۔

پارہ نمبر 30۔ سورۃ البنیتہ۔ آیت نمبر 7۔ ترجمہ و تحقیق۔

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے یہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔

(لفظ خیر البریہ سے حضرت علیؑ مراد ہیں کیونکہ آنحضرتؐ کی حدیثوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سب اصحاب بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علیؑ داخل ہوئے تو آنحضرتؐ نے

فرمایا کہ خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے علیؑ اور اس کے شیعہ قیامت میں فائز المرام ہونگے یعنی جنت میں جائے گے اس لئے تمام اصحاب حضرت علیؑ کو جب بھی دیکھتے تو ''خیر البریہ'' کہتے تھے۔

پارہ نمبر30۔ سورۃ زلزال۔ آیت نمبر3-4 ۔ ترجمہ و تحقیق۔

اور ایک انسان کہے گا اسکو کیا ہو گیا ہے اس روز وہ اپنے سب حالات بیان کردے گی۔

(اس انسان سے مراد حضرت علیؑ ہیں کیونکہ آپ نے خود فرمایا کہ میں ہی وہ انسان ہوں جس سے زمین اپنے حالات بیان کرے دیگی۔

پارہ نمبر30۔ سورۃ العدیات۔ آیت نمبر1سے 5۔ ترجمہ و تحقیق۔

(نمازیوں کے) سر پر دوڑانے والے گھوڑوں کی قسم جو نتھنوں سے خراٹے لیتے ہیں پھر پتھر پر ٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں تو (دوردھوپ سے) غبار بلند کر دیتے ہیں پھر اس وقت (دشمن کے) دل میں گھس جاتے ہیں۔

(یہ عرب کے بنی سلیم قبیلہ کا واقعہ ہے ان سب نے ملکر حملہ کرنا چاہا۔ آنحضرتؐ کو جب خبر ملی تو حضرت ابو بکر کو سردار بنا کر بھیجا کہ مقابلہ کرو بہت سے مسلمان مروا کر خالی ہاتھ واپس آگئے۔ دوسرے دن حضرت عمر کو بھیجا ان کا اس سے برا حال ہوا پھر ایک دو اور اصحاب کو بھیجا تو سب ناکام واپس آئے اور پھر آپ نے مولا مشکل کشاء حضرت علیؑ کو روانہ کیا۔ یہ حضرت راتوں رات سفر کر کے صبح سویرے ان کے سر پر موجود ہوئے اور بہت سو کو قتل کیا اور باقیوں کو قید کر کے ساتھ لائے جب آنحضرتؐ کو خبر ہوئی

کہ فتح یاب ہو کر واپس آئے ہیں تو آپ نے حضرت علیؑ سے کہا کہ اے علیؑ مجھے اگر امت کی گمراہی کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے بارے میں وہ بات کہتا کہ جس سے لوگ تمہارے قدموں کی خاک شفا کے لیے لے جاتے۔

پارہ نمبر30۔ سورۃ العصر۔ آیت نمبر1سے 3تک۔ ترجمہ و تحقیق۔

نماز عصر کی قسم بے شک انسان گھاٹے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

(میری کمزور عقل میں بھی ایک یہ پورا سورۃ معنوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ نماز عصر سے مراد کربلا کی آخری نماز امام حسینؑ کی زندگی میں ہوئی اور اس کے فوراً بعد شہادت۔ اور جو انسان گھاٹے میں ہیں وہ یزید ملعون اور اس کی فوج ان خاص ہستیوں کے قاتل ہیں۔ اگلی آیت میں ان شہدائے کربلا کے بارے میں ہے جو صبر کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم مانتے رہے اور انہوں نے میرے مولا حسینؑ کا ساتھ نہ چھوڑا۔)

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط

سورة فاتحه

برائے ایصال ثواب

سید مرتضےٰ شاہ ابن سید احمد شاہ

سیدہ زبیدہ بیگم بنت مہدی شاہ

سید اسماعیل حسین رضوی

ابن

سید ابراہیم حسین رضوی

سیدہ جنت بیگم بنت سید احمد شاہ

دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے میں مرحومین کی مغفرت فرمائے

اور اپنی رحمت سے مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔